﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 17

جمعۃ المبارک 26 فروری 2010ء

11 ربیع الاوّل 1431 ہجری قمری ❁ 26 تبلیغ 1389 ہجری شمسی

شمارہ 09

تقویٰ اور صبر

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے قریب بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ نے اسے فرمایا۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور صبر کر۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب قول الرجل للمرءۃ حدیث نمبر:1174)

﴾ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴿

اصل غرض تو انسان کی یہ ہونی چاہئے تھی کہ دل پاک ہو جاوے اور ہر قسم کے گند اور ناپاک مواد جو رُوح کو تباہ کرتے ہیں دُور ہو جائیں تا اللہ تعالیٰ کے فیضان اور برکات نازل ہونے لگیں۔ مگر یہ باتیں تکلف سے پیدا نہیں ہوسکتیں۔ ان کے حصول کا ذریعہ تو وہی اسلام ہے جس میں سادگی ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ نے ایسی سادگی رکھی ہے کہ اگر دوسری قوموں کو اس کی حقیقت پر اطلاع ہو تو وہ اس کی سادگی پر رشک کریں۔

جو لوگ پیروں اور پیرزادوں کے حالات سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ قسم قسم کے تکلّفات اور ریاکاریوں سے کام لیتے ہیں۔

’’اصل غرض تو انسان کی یہ ہونی چاہئے تھی کہ دل پاک ہو جاوے اور ہر قسم کے گند اور ناپاک مواد جو رُوح کو تباہ کرتے ہیں دُور ہو جائیں تا اللہ تعالیٰ کے فیضان اور برکات نازل ہونے لگیں۔ اگر یہ امر حاصل نہیں تو پھر نرے تکلّفات کو لے کر کیا کرو گے۔ تمہارا مقصود ہمیشہ یہی ہونا چاہئے کہ جس طرح ممکن ہو دل صاف ہو جاوے اور عبودیت کا منشا اور مقصد پورا ہو اور خطرناک زہر جو گناہ کی زہر ہے جس سے انسان کی روح ہلاک ہو جاتی ہے اس سے نجات ملے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک صاف اور سچا تعلق پیدا ہو جاوے۔ مگر یہ باتیں تکلّف سے پیدا نہیں ہوسکتیں۔ ان کے حصول کا ذریعہ تو وہی اسلام ہے جس میں سادگی ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ نے ایسی سادگی رکھی ہے کہ اگر دوسری قوموں کو اس کی حقیقت پر اطلاع ہو تو وہ اس کی سادگی پر رشک کریں۔ ایک سچے مسلمان کے لئے کچھ ضرور نہیں کہ ہزار دانہ کی تسبیح اس کے ہاتھ میں ہو اور اس کے کپڑے بھگوے یا سبز یا اَور کسی قسم کے رنگین ہوں اور وہ خدا رسی کے لئے دم کشی کرے یا اسی قسم کے حیلے حوالے کرے۔ اس کے لئے ان امور کی ہرگز ہرگز ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ یہ سب امور زائدہ ہیں اور اسلام میں کوئی امر زائد نہیں ہوتا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اسلام چاہتا ہے کہ تم اندرونی طور پر بڑی بڑی ترقیاں کرو اور اپنے اندر خصوصیتیں پیدا کرو۔ بیرونی خصوصیتیں نری ریاکاری ہیں اور ان کی غرض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ لوگوں پر ظاہر کیا جاوے کہ ہم ایسے ہیں اور وہ رجوع کریں۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ کے پیرزادوں اور فقیروں کے عجیب عجیب حالات لکھے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ افسوس ہے بڑی ابتری پھیل گئی ہے کیونکہ یہ فقیر جو اس زمانہ میں پائے جاتے ہیں وہ فقیر اللہ نہیں ہیں بلکہ فقیر الخلق ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے ہر حرکت و سکون، لباس، خورونوش اور کلام میں حکمت پر عمل کرتے ہیں۔ مثلاً کپڑوں کے لئے وہ دیکھتے ہیں کہ اگر ہم عام غریبوں کی طرح گزی گاڑھے کے کپڑے پہنیں تو وہ عزت نہ ہوگی جو امراء سے توقع کی جاتی ہے۔ وہ ہم کو کم حیثیت اور ادنیٰ درجہ کے لوگ سمجھیں گے۔ لیکن اگر اعلیٰ درجہ کے کپڑے پہنتے ہیں تو پھر وہ ہم کو کامل دنیادار سمجھ کر توجہ نہ کریں گے اور دنیادار ہی قرار دیں گے اس لئے اس میں یہ حکمت نکال لی کہ کپڑے تو اعلیٰ درجہ کے اور قیمتی اور باریک لے لئے لیکن ان کو رنگ دے لیا جو فقیری کے لباس کا امتیاز ہو گئے۔

اسی طرح حرکات بھی عجیب ہوتی ہیں۔ مثلاً جب بیٹھتے ہیں تو آنکھیں بند کر کے بیٹھتے ہیں اور اس حالت میں لب ہل رہے ہیں گویا اس عالم ہی میں نہیں ہیں حالانکہ طبیعت فاسد ہوتی ہے۔ نمازوں کا یہ حال ہے کہ بڑے آدمیوں سے ملیں تو بہت ہی لمبی لمبی پڑھتے ہیں اور بطور خود سرے سے ہی نہ پڑھیں۔ ایسا ہی روزوں میں عجیب عجیب حالات پیش آتے ہیں مثلاً یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ نفلی روزے ہم رکھتے ہیں وہ یہ طریق اختیار کرتے ہیں کہ جب کسی امیر کے ہاں گئے اور وہاں کھانے کا وقت آ گیا اور کھانا رکھ دیا گیا تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ آپ کھائیے مجھے کچھ عذر ہے۔ اس کے معنے دوسرے الفاظ میں یہ ہوئے کہ مجھے روزہ ہے۔ اس طرح پر وہ گویا اپنے روزوں کو چھپاتے ہیں اور دراصل اس طرح پر ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ ظاہر کریں کہ ہم نفلی روزے رکھتے ہیں۔

غرض انہوں نے اپنے زمانہ کے فقراء کے اس قسم کے بہت سے گند لکھے ہیں۔ اور صاف طور لکھا ہے کہ ان میں تکلّفات بہت ہی زیادہ ہیں۔ ایسی حالت اس زمانہ میں بھی قریب قریب واقع ہو گئی ہے۔ جو لوگ ان پیروں اور پیرزادوں کے حالات سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ قسم قسم کے تکلّفات اور ریاکاریوں سے کام لیتے ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اسی سے امید رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے درست کرتا ہے اور اس طرح پر درست کرتا ہے جس طرح پر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے۔ لیکن جو شخص مخلوق سے ڈرتا اور مخلوق سے امید رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو مخلوق کے لئے درست کرتا ہے۔ خدا والوں کو مخلوق کی پروا نہیں ہوتی بلکہ وہ اسے مرے ہوئے کیڑے سے بھی کمتر سمجھتے ہیں اس لئے وہ ان بلاؤں میں نہیں پھنستے۔ اور دراصل وہ ان کو کیا کرے۔ اللہ تعالیٰ خود اس کے ساتھ ہوتا ہے اور وہی اس کی تائید اور نصرت فرماتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اور جانتا ہے کہ وہ خدا اپنی مخلوق کو خود اس کے ساتھ کر دے گا۔ یہی سرّ ہے کہ انبیاء علیہم السلام خلوت کو پسند کرتے ہیں اور مَیں یقیناً اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ وہ ہرگز ہرگز پسند نہیں کرتے کہ باہر نکلیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو مجبور کرتا ہے اور پکڑ کر باہر نکالتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 417 تا 419۔ جدید ایڈیشن)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ یوکے 2010ء

جامعہ احمدیہ UK کی درجہ ممہدہ کیلئے داخلہ ٹیسٹ (تحریری امتحان وانٹرویو) 28,27/جولائی 2010ء کوانشاءاللہ جامعہ احمدیہ UK میں ہوگا۔داخلہ ٹیسٹ میں شمولیت کے قواعد حسب ذیل ہیں:۔

تعلیمی معیار:

درخواست دہندہ کے جی سی ایس ای (GCSE)،اے لیولز (A-Levels) یااس کے مساوی تعلیم میں C گریڈ سے کم گریڈ یا60% سے کم نمبر نہ ہوں۔

عمر:

جی سی ایس سی (GCSE) پاس کرنے والے طالب علم کی زیادہ سے زیادہ عمر17 سال اور اے لیولز(A-Levels) پاس کرنے والے طالب علم کی زیادہ سے زیادہ عمر19 سال ہونی چاہیئے۔

میڈیکل رپورٹ:

درخواست دہندہ کی صحت کے متعلق ڈاکٹر (GP) کی طرف سے تفصیلی میڈیکل رپورٹ انگریزی زبان میں درخواست کے ساتھ منسلک ہونی چاہیئے۔

تحریری ٹیسٹ وانٹرویو:

درخواست دہندہ کا ایک تحریری ٹیسٹ اور ایک انٹرویو ہوگا۔جس میں سے ہردو میں پاس ہونا لازمی ہے۔انٹرویو کیلئے صرف اسی امیدوار کو بلایا جائے گا جو تحریری ٹیسٹ میں کامیاب قرار پائے گا۔تحریری ٹیسٹ اورانٹرویو کیلئے قرآن کریم ناظرہ، وقف نو سلیبس اورانگریزی واُردو زبان لکھنا، پڑھنا اور بولنا بنیادی نصاب ہوگا۔تاہم ترجمہ قرآن کریم اور کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بھی امیدوار کا اس طور پر جائزہ لیا جائے گا کہ اس میں ان کے پڑھنے کا رجحان موجود ہے کہ نہیں۔

درخواست دینے کا طریق:

درخواست،متعلقہ درخواست فارم پر درج ذیل دستاویزات کے ساتھ ہی قابل قبول ہوگی:۔

1۔درخواست فارم مع تصدیق نیشنل امیر صاحب۔

2۔درخواست دہندہ کی صحت کی بابت تفصیلی میڈیکل رپورٹ (بزبان انگریزی)۔

3۔جی سی ایس سی/اے لیولز کے سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقل۔نتیجہ کے انتظار کی صورت میں سکول یا ٹیوٹر کی طرف سے متوقع گریڈز (Projected Grades) پر مشتمل خط۔

4۔پاسپورٹ کی مصدقہ نقل:

5۔درخواست دہندہ کی ایک عدد پاسپورٹ سائز فوٹو۔

متفرق ہدایات:

1۔درخواست میں امیدوار کے نام کے سپیلنگ وہی لکھے جائیں جو پاسپورٹ میں درج ہیں۔

2۔مصدقہ درخواست جامعہ احمدیہ یوکے میں **30/جون 2010**ء تک پہنچنی لازمی ہے، اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر کارروائی نہیں کی جائے گی۔

3۔جامعہ احمدیہ UK کا ایڈریس درج ذیل ہے:۔

Jamia Ahmadiyya UK
2 South Gardens
Collierswood
London SW19 2NT
Tel: 020 8542 9850
020 8544 2862
Fax: 020 8417 0348

4۔رابطہ کیلئے جامعہ احمدیہ کے اوقات سوموار تا ہفتہ صبح آٹھ بجے سے دوپہر دو بجے تک ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ UK)

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''گرمی کا موسم دوپہر کے وقت چند احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔جہاں حضور تصنیف کا کام کر رہے تھے۔پنکھا بھی اس کمرہ میں نہیں تھا۔بعض دوستوں نے عرض کیا کہ حضور کم از کم پنکھا تو لگوالیں تاکہ اس سخت گرمی میں کچھ آرام تو ہو۔حضور نے فرمایا:''اس کا یہی نتیجہ ہوگا کہ آدمی کو نیند آنے لگے اور وہ کام نہ کرسکے۔ہم تو وہاں کام کرنا چاہتے ہیں جہاں گرمی کے مارے لوگوں کا تیل نکلتا ہے''۔ (سیرت المہدی)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام سے انتخاب

عجب نوریست در جانِ محمدؐ	عجب لعلیست در کانِ محمدؐ
ز ظلمتہا دلے آنگہ شود صاف	کہ گردد از محبّانِ محمدؐ
عجب دارم دل آں ناکساں را	کہ رُو تابند از خوانِ محمدؐ
ندانم ہیچ نفسے در دو عالم	کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ
خدا زاں سینہ بیزارست صد بار	کہ ہست از کینہ دارانِ محمدؐ
خُدا خود سوزد آں کِرمِ دنی را	کہ باشد از عدّوانِ محمدؐ
اگر خواہی نجات از مستیِ نفس!	بیا در ذیلِ مستانِ محمدؐ
اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت!	بشنو از دل ثنا خوانِ محمدؐ
اگر خواہی دلیلے عاشقش باش	محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ
سرے دارم فدائے خاکِ احمدؐ	دلم ہر وقت قربانِ محمدؐ
بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم!	نثارِ رُوئے تابانِ محمدؐ
دریں رہ گر کشندم ور بسوزند	نتابم رُو زِ ایوان محمدؐ
بکارِ دیں نترسم از جہانے	کہ دارم رنگِ ایمانِ محمدؐ
بسے سہلست از دُنیا بریدن	بیادِ حُسن و احسانِ محمدؐ
فدا شد در رہش ہر ذرّۂ من	کہ دیدم حُسنِ پنہانِ محمدؐ
دگر اُستاد را نامے ندانم	کہ ہستم کشتۂ آنِ محمدؐ
مرا آں گوشۂ چشمے بباید	نخواہم جُز گلستانِ محمدؐ
دلِ زارم بہ پہلویم مجوئید!	کہ بستمیش بدامانِ محمدؐ
من آں خوش مرغ از مرغانِ قدسم	کہ دارد جا بہ بستانِ محمدؐ
تو جانِ ما منوّر کر دی از عشق	فدایت جانم اے جانِ محمدؐ
دریغا گر دہم صد جاں دریں راہ	نباشد نیز شایانِ محمدؐ
چہ ہیبت ہا بدادند ایں جواں راہ	کہ ناید کس بہ میدانِ محمدؐ
اَلا اے دشمنِ نادان و بے راہ	بترس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ
رہِ مولیٰ کہ گم کردند مردم!	بجو در آل و اَعوانِ محمدؐ
اَلا اے منکر از شانِ محمدؐ	ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام ونشان است	بیا بنگر زِ غلمانِ محمدؐ

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان میں ایک عجیب نور ہے۔محمدؐ کی کان میں ایک عجیب وغریب لعل ہے۔دل اُس وقت ظلمتوں سے پاک ہوتا ہے جب وہ محمدؐ کے دوستوں میں داخل ہو جاتا ہے۔مَیں اُن نالائقوں کے دلوں پر تعجب کرتا ہوں جو محمدؐ کے دستر خوان سے منہ پھیرتے ہیں۔دونوں جہان میں مَیں کسی شخص کو نہیں جانتا جو محمدؐ کی سی شان وشوکت رکھتا ہو۔خدا اُس دل سے سخت بیزار ہے جو محمدؐ سے کینہ رکھتا ہو۔خدا خود اس ذلیل کیڑے کو جلا دیتا ہے جو محمدؐ کے دشمنوں میں سے ہو۔اگر تو نفس کی بدمستیوں سے نجات چاہتا ہے تو محمدؐ کے مستانوں میں سے ہو جا۔اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تیری تعریف کرے تو تہِ دل سے محمدؐ کا مدح خوان بن جا۔اگر تو اس کی سچائی کی دلیل چاہتا ہے تو اس کا عاشق بن جا کیونکہ محمدؐ ہی خود محمدؐ کی دلیل ہے۔میرا سر احمدؐ کی خاکِ پا پر نثار ہے اور میرا دل ہر وقت محمدؐ پر قربان۔رسول اللہ کی زلفوں کی قسم کہ میں محمدؐ کے نورانی چہرے پر قربان ہوں۔اس راہ میں اگر مجھے قتل کر دیا جاوے یا جلا دیا جاوے تو پھر بھی میں محمدؐ کی بارگاہ سے منہ نہیں پھیروں گا۔دین کے معاملہ میں مَیں سارے جہان سے بھی نہیں ڈرتا کہ مجھ میں محمدؐ کے ایمان کا رنگ ہے۔دُنیا سے قطع تعلق کرنا نہایت آسان ہے محمدؐ کے حسن واحسان کو یاد کرلے۔اس کی راہ میں میرا ہر ذرّہ قربان ہے کیونکہ مَیں نے محمدؐ کا مخفی حُسن دیکھ لیا ہے۔مَیں اور کسی استاد کا نام نہیں جانتا کیونکہ مَیں تو محمدؐ کے مدرسہ میں پڑھا ہوں اور کسی معشوق سے مجھے واسطہ نہیں کہ مَیں تو محمدؐ کے ناز وادا کا مقتول ہوں۔مجھے تو اسی آنکھ کی نظرِ مہر درکار ہے مَیں محمدؐ کے باغ کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا۔میرے زخمی دل کو میرے پہلو میں تلاش نہ کرو کہ اُسے تو ہم نے محمدؐ کے دامن سے باندھ دیا ہے۔مَیں طائرانِ قدس میں سے وہ اعلیٰ پرندہ ہوں جو محمدؐ کے باغ میں بسیرا رکھتا ہے۔تو نے عشق کی وجہ سے ہماری جان کو روشن کردیا اے محمدؐ کی جان! تجھ پر میری جان فدا ہو۔اگر اس راہ میں مَیں سو جان سے قربان ہو جاؤں تو بھی مجھے یہ افسوس رہے گا کہ یہ محمدؐ کی شان کے شایاں نہیں ہے۔اس جوان کو کس قدر رعب دیا گیا ہے کہ محمدؐ کے میدان میں کوئی بھی (مقابلہ پر) نہیں آتا۔اے نادان اور گمراہ دشمن ہوشیار ہو جا اور محمدؐ کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر!!۔خدا کے اِس راستہ کو جسے لوگوں نے بھلا دیا ہے تُو محمدؐ کے آل اور انصار میں ڈھونڈھ۔خبردار ہو جائے وہ شخص جو محمدؐ کی شان اور نیز محمدؐ کے چمکتے ہوئے نُور منکر ہے۔کہ اگرچہ کرامت اب ہر جگہ مفقود ہے۔مگر تُو آ اور اُسے محمدؐ کے غلاموں میں دیکھ لے۔

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر82

80 کی دہائی میں بیعت کرنے والے بعض مخلص عرب (7)

مہا دبوس صاحبہ

آپ کا تعلق مصر سے ہے۔ پیشہ کے اعتبار سے انجینئر ہیں۔ دنیاوی اعتبار سے اعلیٰ خاندان، زندگی کی ہر آسائش اور مقام ومنصب میسر تھا لیکن احمدیت قبول کی تو یہ سب کچھ چھن گیا، خاوند نے دیارِ غیر میں ہی طلاق دے دی اور اکلوتا بیٹا بھی ساتھ لے گیا۔خاندان نے ساتھ چھوڑ دیا۔لیکن اس مخلص خاتون کو احمدیت کی شکل میں اور خلافت کی محبت میں ایسا بیش قیمت سرمایہ ملا کہ جس میں اس نے ہر درد کی دوا اور ہر دکھ کا مداوا پالیا۔یہ مخلص بہن کئی سالوں سے MTA کے شعبہ ٹرانسلیشن کی انچارج اور ایم ٹی اے 3 العربیہ میں متعدد اہم امور کی انجام دہی جیسی خدمات کی توفیق پا رہی ہیں۔آیئے اس مخلص بہن کی کہانی انہی کی زبانی سنتے ہیں:

خاندانی پس منظر

میری پیدائش 1955ء کی ہے۔ میرے والدین دونوں مصر کے ضلع ’’البحیرة‘‘ سے تعلق رکھتے ہیں جہاں سینکڑوں سال سے ہمارا خاندان آباد ہے اوران کی زرعی زمینیں ہیں۔میرے آباء واجداد پانچ سو سال قبل مراکش کے علاقہ سے مصر کی طرف ہجرت کر کے آئے۔ان کے جدامجد متحدہ مراکش کے بادشاہ واثق باللہ تھے جن کے دشمن کے ہاتھوں قتل کے بعد ان کے خاندان کے بعض افراد شمالی افریقہ کے بعض ممالک میں ہجرت کر گئے جبکہ اس خاندان کے ایک حصہ نے واثق باللہ کے پوتے شہزادہ منصور ابودبوس کی قیادت میں مصر کی طرف ہجرت کی اور قاہرہ اور اسکندریہ کے درمیان ’’البحیرة‘‘ نامی علاقے میں آباد ہوگئے۔

آباء واجداد کی انسانی ہمدردی کی خصوصیات

میرے دادا احمد طایل دبوس کو طب پڑھنے کا بہت شوق تھا جس کی اعلیٰ تعلیم کے لئے وہ 1924ء میں انگلینڈ آئے اور کیمبرج یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کرنے کے بعد جب واپس گئے تو ڈھیروں ڈھیر کمائی اور شہرت ان کی منتظر تھی لیکن انہوں نے سب کچھ چھوڑ کر اپنی بستی میں جا کر کلینک کھولا اور مفت علاج کر کے اپنے علاقہ کی خدمت کی۔

اسی طرح میرے نانا محمد طایل دبوس بھی صالح اور چھپ کر نیکی کرنے والے تھے۔ان کے بارہ میں مشہور تھا کہ جب بھی انہیں پتہ چلتا کہ کوئی محتاج ہے یا اس کو مدد کی ضرورت ہے تو وہ اپنے مزارعوں میں سے کسی کو گدھے پر اناج وغیرہ لاد کر دیتے کہ فلاں گھر کے سامنے رکھ کر دروازہ کھٹکھٹا کر جلدی سے واپس آجانا۔ وہ ایسا اس لئے کرتے تھے تا پتہ نہ چلے کہ یہ مدد کس نے کی ہے۔اسی طرح میری ایک نانی کا تعلق خاندانِ سادات سے تھا۔میرے والدین کو اپنے اچھے حسب نسب پر فخر تھا لیکن مجھے اس کی بجائے اپنی نانی کے واسطے سے آنحضرت ﷺ کے خاندان سے تعلق پر ایک عجیب خوشی اور خوش بختی کا احساس ہوتا تھا۔

والدین اور بہن بھائی

ہم صرف دو ہی بہنیں ہیں، ہمارا کوئی بھائی نہیں ہے۔ میری بہن ڈاکٹر ہیں، اسی طرح میرا بہنوئی بھی ڈاکٹر ہے اور جامعہ الأزہر میں کلیة الطب میں لیکچرار ہے۔میرے والد نے قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سول کورٹ میں جج کی حیثیت سے نوکری شروع کی اور بالآخر ترقی کرتے کرتے قاہرہ کی Court of Appeal کے صدر کے منصب تک جا پہنچے۔

دبوس نام کی وجہ

دبوس عربی زبان میں کیل یا پِن کو کہتے ہیں۔متحدہ مراکش کے بادشاہ واثق باللہ کے بارہ میں مشہور تھا کہ اس کے پاس تیر یا نیزہ کی طرح کا ایک باریک آلۂ حرب تھا جس کو نشانے پر پھینکنے میں اسے کمال حاصل تھا۔اسی بنا پر وہ ’’ابودبوس‘‘ کے نام سے مشہور ہوئے۔اوران کے بعد ان کے خاندان کا نام دبوس مشہور ہوا۔

گھر کا ماحول اور تعلیم

ہمارے گھر کا ماحول دینی امور کی پابندی اور اسلامی اقدار کی پاسداری میں ایک مثال سمجھا جاتا تھا۔جس میں نماز روزہ اور دیگر اسلامی تعلیمات پر تو عمل بڑی سختی سے ہوتا تھا لیکن مصر کے مغرب زدہ معاشرے کے زیر اثر اس میں پردہ کا کوئی خاص اہتمام نہ تھا۔مَیں اسی قسم کے ماحول میں پلی بڑھی لیکن یونیورسٹی میں گئی تو معلوم ہوا کہ بعض مسلمان ایسے بھی ہیں جو نام کے تو مسلمان ہیں ورنہ ان کے خیالات کسی دہریہ سے کم نہیں۔ اس بات نے مجھے قرآن کریم اور اسلامی کتب کے مطالعہ کی طرف راغب کیا تا مَیں ان بھولے بھٹکوں کو واپس لاسکوں۔

شادی اور لندن روانگی

1977ء میں مَیں نے سول انجینئرنگ کر کے ایک پرائیویٹ کمپنی میں ملازمت اختیار کر لی۔اسی سال میری شادی ہوگئی۔میری زندگی شروع سے ہی نہایت لاڈو پیار، مالی فروانی اور ناز ونعم میں گزری تھی یہ سلسلہ شادی کے بعد بھی جاری رہا۔کچھ عرصہ کے بعد میرے خاوند نے سول انجینئرنگ میں ماسٹرز کرنے کے بعد پی ایچ ڈی کے لئے لندن جانے کا فیصلہ کیا، یوں مَیں مصر میں اپنے خاندان کے نسبتاً ایک دینی ماحول سے نکل کر برطانیہ کے آزاد معاشرہ میں آگئی جہاں میری زندگی میں بہت بڑی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔قاہرہ میں رہتے ہوئے کشائش اور گھریلو کام وغیرہ کرنے کی عادت نہ تھی لیکن برطانیہ میں مجھے زندگی ایک نئے طریق پر شروع کرنی پڑی جہاں مختلف ممالک سے مختلف طبائع اور مذاہب کے لوگ تھے۔مَیں نے کام شروع کیا تو وہاں بھی مَیں اکیلی ہی مسلمان تھی۔بہر حال اس معاشرے میں بھی مَیں نے صوم وصلاة اور اسلامی تعلیم کی پابندی کا خیال رکھا۔تاہم اسلامی پردہ کے بارہ میں کچھ نہ کر سکی کیونکہ میرے کام کی جگہ پر اور میرے خاوند کے نزدیک پردہ قابل قبول نہ تھا بلکہ وہ پردہ کو عورت کی آزادی پر قدغن اور پسماندگی کی علامت سمجھتے تھے،اور اسلامی تعلیمات کی حکمتوں اور حقیقتوں سے میری ناآشنائی ان کے خیالات کے سامنے میری پسپائی کا باعث ٹھہرتی۔

اسلام کی صداقت ثابت کرنے کی تمنا

1983ء میں میرے پہلے بیٹے کی ولادت ہوئی، جس کی وجہ سے مَیں کام چھوڑ کر بچے کی پرورش کے لئے گھر کی ہو کر رہ گئی۔اس دوران مجھے اسلام کے بارہ میں سوچنے کے لئے کافی وقت مل گیا۔مَیں نے جو اسلام اپنے والدین کے ہاں سیکھا تھا اس کی بنا پر مجھے اس قدر یقین تھا کہ اگر اہل غرب پر اسلام کی خوبیاں واضح کر دی جائیں تو وہ ضرور اس کو قبول کر لیں گے۔لیکن یہاں آ کر مجھے احساس ہوا کہ اہل مغرب اسلام کو حقارت اور نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام میں بے شمار فرقے ہیں اور ہر ایک کا طور طریق اسلام کی تبلیغ کی بجائے خود اسلام کے لئے ہی کلنک کا ٹیکا بن رہا ہے۔اہل مغرب کے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے میرے پاس علم کی کمی تھی۔اس طرح مسلمانوں کو اصل اسلام کی طرف لانے کے لئے دل میں جوش ضرور تھا لیکن ان کو قائل کرنے کے لئے دلیل کوئی نہ تھی۔

ابھی انہی خیالات کی زد سے دل ودماغ باہر نہ نکلے تھے کہ ایک دن Jehovah's Witness کے دو نمائندے عیسائیت کی تبلیغ کے لئے آگئے۔عیسائیت کے حوالے سے ایک بندے کو خدا بنانے اور علی الاعلان اس کے پرچار نے میرے زخموں پر مزید نمک پاشی کا ہی کام کیا۔پھر اسی عرصہ میں رمضان المبارک میں مصر گئی تو وہاں پر اہل مصر کا روزوں کا طریق دیکھ کر مزید مایوسی کا شکار ہوگئی کیونکہ وہ ساری رات فلمیں دیکھتے یا جاگ کر مختلف تفریحی پروگراموں میں مصروف رہتے اور صبح کے وقت روزہ رکھ کے سو جاتے تھے۔ یہی نہیں بلکہ مختلف ہوٹلوں نے اپنی مشہوری کیلئے اشتہارات چھاپے ہوئے تھے کہ ہمارے ہاں رمضان کی بہترین تفریح میسر ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتا تھا کہ یہ کس قسم کے روزے ہیں جن میں عبادت اور اسلام نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔یہ سب دیکھ کر مَیں نے فیصلہ کیا کہ آئندہ رمضان میں مصر کبھی نہیں جاؤں گی۔لندن واپس آ کر مَیں نے مصر میں رکھے ہوئے ان دس دن کے روزوں کو دہرایا کیونکہ مجھے یقین سا ہو گیا تھا کہ اس لہوولعب سے بھرے ہوئے ماحول کے روزے قبولیت کے معیار تک نہیں پہنچے تھے۔میرا دل یہ ماننے کیلئے تیار نہ ہوتا تھا کہ اسلام اتنی آسانی سے غائب ہو جائے گا۔یہ سوچ کر مَیں نے اصل اسلام اور مسلمانوں کی تلاش شروع کر دی۔ان دنوں میں مَیں نے کثرت سے اسلامی کتب کا مطالعہ کیا۔عیسائیوں کے ساتھ میری گفتگو چلتی رہی۔میرا بیٹا کچھ بڑا ہوا اور سکول جانے لگا تو مَیں نے دوبارہ نوکری کرنی شروع کر دی۔اسی دوران بدنام زمانہ کتاب ’’شیطانی آیات‘‘ منظر عام پر آئی اور برطانیہ میں بھی کئی ایک مظاہرے ہوئے جس میں مسلمانوں نے اس کے مؤلف کو پھانسی دینے کا مطالبہ کیا اور اس کتاب کو سرعام جلایا اور سلمان رشدی کے پتلے جلائے۔مَیں نے پہلا کام یہ کیا کہ یہ کتاب پڑھی۔ بیشک یہ کتاب اہانت آمیز اور ہر مسلمان کی غیرت کو للکارنے والی تھی لیکن دوسری طرف مسلمانوں کا ردّعمل بھی قابل شرم حد تک گرا ہوا تھا جس کی وجہ سے میرا سر شرم سے جھک گیا۔ میرے انگریز ساتھی اسلام کے ساتھ تمسخر کرتے دکھائی دیئے۔کچھ وقت تو مَیں نے برداشت کیا اور اس غیر اسلامی تصرف پر مسلمانوں کو ہی ملامت کرتی رہی لیکن پھر میری غیرت نے جوش مارا اور مَیں نے اسلام کا دفاع کرنے کا عزم کر لیا لیکن مجھے احساس ہو گیا کہ یہ بھی میرے بس کا کام نہیں کیونکہ میرے پاس نہ علم ہے نہ دلیل۔بہر حال اس کے باوجود بھی مَیں نے اپنی سی کوشش جاری رکھی۔ہمارے کام کے دوران ایک گھنٹے کی بریک ہوتی تھی جس میں مَیں اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ذہنوں میں اسلام کے بارہ میں غلط تصور کو دور کرنے کی کوشش کرتی اور انہیں کہتی کہ آج کل کے مسلمانوں کے تصرفات غیر اسلامی ہیں۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام ہی غائب ہو گیا ہے۔اسلام قرآن میں موجود ہے لیکن مسلمان اس پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

تم تو احمدیوں کی طرح باتیں کرتی ہو

میری خوش قسمتی کہ میرے ساتھ ایک اہل سنت مسلمان پاکستانی نوجوان بھی کام کرتا تھا۔اس نے جب مجھے غیر مسلموں کے ساتھ بحث مباحثہ کرتے ہوئے دیکھا تو آ کر مجھے سمجھاتے ہوئے کہنے لگا کہ غیر مسلموں کے ساتھ بحث مباحثہ اور ان کو اسلام میں داخل کرنے کی غرض سے تبلیغ کرنا جائز نہیں ہے۔تبلیغ تو صرف عیسائی دین کا خاصہ ہے، اسلام ہرگز تبلیغی دین نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ہی جب چاہتا ہے کسی کو ہدایت دے دیتا ہے۔اس نے مجھے نصیحت کی کہ مَیں ان بحث مباحثوں سے پرہیز کروں اور یہ کام بڑے بڑے مولویوں اور علماء کے لئے رہنے دوں، کیونکہ عین ممکن ہے کہ کسی بات سے مجھے اپنے دین اور عقیدہ کے بارہ میں شک پیدا ہو جائے اور موجودہ ایمان بھی جاتا رہے۔مَیں نے اسے بتایا کہ اسلام ایک عظیم نعمت ہے اور مَیں سمجھتی ہوں اس کی تبلیغ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور اگر کسی دن مجھے محسوس ہوا کہ وہ راہ زیادہ درست ہے جس پر میرا مدمقابل کھڑا ہے تو ایسی صورتحال میں یا تو مجھے ثابت کرنا ہوگا کہ میرا راستہ ہی افضل واعلیٰ ہے یا پھر جس راہ کی افضلیت ثابت ہو جائے مجھے اسی کو اختیار کرنا ہوگا۔ میری یہ بات سن کر اس پاکستانی نے کہا تم تو احمدیوں کی طرح باتیں کرتی ہو۔مَیں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟اس نے بتایا کہ وہ پاکستانی لوگ ہیں جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلاتے ہیں لیکن ہیں پکے کفار، کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کے بعد بھی نبی آنے کے قائل ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ ان کی جماعت کے بانی

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ہی امام مہدی اور مسیح بن مریم ہیں۔ مجھے ان باتوں سے بہت رنج ہوا کہ مسلمانوں کی حالت اب اتنی خراب ہوگئی ہے کہ اس طرح کی منفی سوچوں کے قیدی ہو کر رہ گئے ہیں۔ مَیں ابھی یہ سوچ ہی رہی تھی کہ اس پاکستانی نے کہا کہ ہماری ہمسائی بھی ایک احمدی خاتون ہے وہ آئے دن ہمیں اپنی جماعت کی کتابیں پڑھنے کیلئے دیتی رہتی ہے اور میری بیوی کو مختلف امور کے بارہ میں اپنی جماعت کا نقطۂ نظر سنانے پر مصر رہتی ہے لیکن ہم ان کی کتب نہیں پڑھتے کیونکہ احمدیوں کے پاس دوسروں کو قائل کرنے کے ساحرانہ طریقے ہیں۔ یہ سن کر میرے دل میں احمدیوں کی کتب دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اس وقت ان کے عقائد کی صداقت کو پرکھنے یا ان کو اپنانے کا میرے ذہن کے کسی گوشے میں کوئی خیال تک نہ تھا، بلکہ مقصد یہ تھا کہ پتہ تو چلے کہ اسلام کے دعویدار کس کس قسم کے غلط خیالات کو پکڑ کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ مَیں نے اس پاکستانی سے کہا کہ وہ یہ کتابیں مجھے لادے۔

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پہ رات ہے

انہی ایام میں مجھے ایک عیسائی ساتھی نے لندن میں عیسائیت کے ایک تبلیغی اجتماع میں شرکت کی دعوت دی۔ باوجود اس کے کہ وہ رمضان المبارک کے دن تھے پھر بھی مَیں نے اس اجتماع میں جانے کی حامی بھر لی کیونکہ مَیں جاننا چاہتی تھی کہ آخر وہ کیا طریقے ہیں جن کو استعمال کر کے عیسائی اپنے جھوٹے عقائد کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

جب مَیں اس اجتماع میں گئی تو یہ دیکھ کر مجھے بڑا دکھ ہوا کہ ایک بہت بڑے ہال میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع تھے اور سٹیج پر ایک شخص ناچتے گاتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا کہ یسوع ہی اس دنیا کا نجات دہندہ ہے۔ اور یہ ہزاروں کا مجمع اس جھوٹ کی تائید کر رہا تھا۔ پھر اسی اجتماع میں ایک کثیر تعداد میری آنکھوں کے سامنے حلقہ بگوش عیسائیت ہوئی۔ یہ منظر میرے لئے کسی شدید صدمہ سے کم نہ تھا۔ مَیں عیسائیت قبول کرنے والوں کے بارہ میں سخت متعجب ہوئی کہ انہیں کس چیز نے آخر اس بے ثمر دین کو قبول کرنے پر مجبور کیا؟ اس اجتماع کے بعد رات کے وقت مَیں اپنی گاڑی میں گھر آ رہی تھی جو شہر سے باہر کے ایک علاقہ میں تھا، جہاں کا راستہ تنگ اور دونوں جانب سے درختوں سے گھرا ہونے کی وجہ سے گپ اندھیرے کی لپیٹ میں تھا، شدید صدمہ کی حالت میں میرا دماغ آماجگاہِ تفکرات بنا ہوا تھا۔ اچانک مجھے ایسے لگا کہ آج یہی حالت اسلام کی ہے کہ ہر طرف سے ظلمتوں میں گھرا ہوا ہے۔ یہ سوچ کر میرے دل میں اسلام پر سے اس تاریک رات کے دُور ہونے کے لئے دعا کی شدید رغبت پیدا ہوئی۔ مجھے اس کے لئے کوئی مناسب جملے تو نہ سجھائی دیئے ہاں یہ سوالات دعا کا رنگ دھار کر میرے دل و دماغ کے راستے نوکِ زباں پر آگئے:

خدایا تو نے ان مشرکوں کو اپنے جھوٹے عقائد پھیلانے کے لئے کھلی چھٹی کیوں دی ہے؟ اے خدا تُو نے اپنے پیارے نبی ﷺ کے دین کی نصرت کرنی کیوں چھوڑ دی؟ تُو نے آج مسلمانوں کو اس بدحالی اور ضلالت میں بھٹکتے ہوئے کیوں چھوڑ دیا؟ اس خیر اُمّت کو کیا ہو گیا ہے؟ آج حقیقی اسلام کہاں ہے؟ کیا اسلام کا دفاع کرنے والا کوئی مسلمان بھی باقی نہیں رہا؟ ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیمات کا علم کیسے ہو؟ کیا کوئی ہے جو ہمیں سیدھا راستہ دکھائے؟ کیا کوئی ہے جو ہمیں قرآن کریم کے صحیح معانی سکھائے؟

انہی خیالات کے زیر اثر بڑے درد سے میرے دل سے یہ دعا نکلی کہ اے اللہ تو اسلام کو اس کی عظمتِ رفتہ لوٹا دے اور اسے تمام ادیان پر غالب کر کے دکھا دے۔ اسی رات مَیں نے یہ بھی عزم کیا کہ چاہے اور کوئی میرے ساتھ ملے یا نہ ملے مَیں اکیلی ہی اسلام کے دفاع کی مہم کا آغاز کروں گی۔ چنانچہ مَیں نے انگریزی زبان میں مختلف پمفلٹس لکھنے اور انہیں اپنے جاننے والوں میں تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا۔ لیکن اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کیلئے میرے پاس علم تھا نہ دلائل، اس لئے میرا یہ پروگرام باوجود شدید خواہش، اخلاص اور جوش کے میری اپنی ہی نظروں میں ناکام ہو گیا۔

لیکن دوسری طرف مجھے خبر نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے میری اس رات کی دعائیں سن لی ہیں، اور وہ میری مرادیں پوری کرنے والا ہے۔

پہلی دفعہ کتب احمدیت کا مطالعہ

دوسرے دن جب مَیں کام پر گئی تو میرا پاکستانی کولیگ احمدیوں کی وہ کتب بھی لے آیا جو اسے اس کی احمدی ہمسائی نے بغرض تبلیغ دی تھیں۔ یہ 1989ء کا سال اور رمضان کا مہینہ تھا اور میری عادت تھی کہ رمضان میں جو بھی فارغ وقت ملتا اس میں صرف اور صرف تلاوت قرآن کریم کرتی تھی۔ اس لئے مَیں نے فیصلہ کیا کہ رمضان کے بعد ان کا مطالعہ کروں گی، لیکن ان میں سے بعض پمفلٹس بطور خاص میری توجہ کا مرکز بنے لہذا مَیں نے کسی قدر عجلت سے ان کی ورق گردانی کی اور جماعت کی خدمات اور اس کے نظام اور اس کے اہداف کے بارہ میں معلوم کر کے میرے دل میں جماعت کے ساتھ مل کر تبلیغ اسلام کی مہم میں تعاون کرنے کا خیال آیا۔ لیکن جب ان کے کافر ہونے کا خیال آیا تو مَیں نے فیصلہ کیا کہ مَیں پہلے ان کے خیالات کی تصحیح کرتی ہوں اور جب یہ اپنے غلط عقائد سے باز آجائیں گے تب ان کے ساتھ مل کر دین اسلام کی صحیح تعلیمات پھیلانے میں تعاون کروں گی۔ ایسا سوچنے کا سبب میرا یہ وہم تھا کہ یہ چند پاکستانیوں کی ایک مختصر سی جماعت ہے اس لئے ان کو قائل کرنا بہت آسان ہوگا۔ یہ سوچ کر مَیں نے چھوٹے پمفلٹس پڑھنے کے بعد ایک بڑی کتاب کا مطالعہ شروع کیا جس کا نام Introduction to the study of the Holy Quran تھا (یہ دیباچہ تفسیر القرآن کا انگلش ترجمہ ہے) جس کے مصنف کا نام مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ لکھا ہوا تھا۔ مَیں نے یہ کتاب شروع تو کر لی لیکن یہ سوچ کر مجھے احساسِ گناہ دامنگیر رہا کہ مَیں رمضان میں ’’کافروں‘‘ کی کتابیں پڑھنے میں اپنا وقت برباد کر رہی ہوں۔ لیکن پھر یہ خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ میری یہ تقصیر معاف فرما دے گا کیونکہ مَیں اسلام کے دفاع کیلئے ہی اس کتاب کو پڑھ رہی ہوں تاکہ ان ’’کافروں‘‘ کے غلط عقائد کی تصحیح کر سکوں۔ مَیں نے کتاب شروع کی تو میرا مقصد ایسے نکات کی تلاش تھی جو واضح طور پر اسلام سے ٹکراتے ہوں۔ لیکن جب پڑھنا شروع کیا تو پڑھتی گئی اور باوجود کتاب کی ضخامت کے چند دن میں ہی اپنے فارغ وقت کے مطالعہ میں ساری کتاب پڑھ لی۔ لیکن نہ تو مجھے اس میں کوئی کلمۂ کفر ملا، نہ کوئی اسلام مخالف بات نظر آئی اور نہ ہی اسلام کو نقصان دینے والے افکار و خیالات مل سکے۔ بلکہ اس کے برعکس مجھے اس کے پڑھنے کے ساتھ ایک غیر معمولی روحانی لذت محسوس ہونی شروع ہوگئی اور ایسے لگا جیسے میری روح اسی دھارے میں بہ رہی ہے۔ اس کے مضامین کی جاذبیت اور حسن ناقابل بیان تھا۔ مؤلف نے اسلام کو ایسے خوبصورت پیرائے میں پیش کیا تھا کہ جو پڑھنے والے کا دل موہ لینے والا ہے اور اس کے دل میں اسلام اور آنحضرت ﷺ کی محبت کی شمعیں روشن کرنے کے مترادف ہے۔ کتاب کی ابتدا میں مؤلف نے تاریخ ادیان کے سیاق میں مستشرقین کے اعتراضات کا جواب دینے کے ساتھ ساتھ تورات اور انجیل کی تعلیمات کے نقائص اور ان کے ناقابل عمل ہونے کے بارہ میں جس منطق اور حکمت اور محکم اسلوب سے بات کی وہ مجھے بہت اچھا لگا۔ اس کے بعد سیرت رسول ﷺ کا حصہ تھا جس کے اکثر واقعات کا مجھے علم تھا لیکن جوں جوں مَیں پڑھتی جاتی تھی میری حیرت بڑھتی جاتی تھی کیونکہ یہ ان معروف واقعات کو بیان کرنے اور ان سے نتیجہ نکالنے اور ان کی تشریح کرنے کا بالکل انوکھا انداز تھا اور اس سے یکسر مختلف تھا جو آج تک مَیں نے پڑھا تھا۔ ایسے لگتا تھا کہ جو واقعات مَیں نے پڑھے تھے ان میں مؤلف نے اپنی بصیرت اور قوت بیان سے نئی روح پھونک دی ہے۔ بیشتر مقامات کے مطالعہ کے وقت مَیں اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکی خصوصاً آنحضرت ﷺ کی وفات کے واقعات کا ذکر اس قدر درد انگیز تھا کہ میں نے ایسے محسوس کیا جیسے رسول کریم ﷺ کی وفات ابھی ہوئی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ کے دوران مجھے بڑی شدت کے ساتھ محسوس ہوا کہ اس کا مؤلف آنحضرت ﷺ سے سچی اور بہت ہی گہری محبت رکھتا ہے۔ الغرض اشک اشک آنکھوں سے مَیں نے یہ کتاب مکمل کی تو آخر پر مختصراً مسیح موعود اور مہدی معہود کا ذکر پایا جس کی اس وقت مَیں تائید نہ کر سکی۔ لیکن یہ بھی سچ تھا کہ مجھے اس کتاب میں سے کوئی ایک پوائنٹ بھی ایسا نہ مل سکا جو اسلام کے خلاف ہو یا جس کی بنا پر اس کے مؤلف کو اسلام سے خارج اور کافر قرار دیا جا سکے۔ یہ سوچ کر میرے دل میں احمدیت کے لئے ہمدردی پیدا ہوگئی اور میرے ضمیر نے کہا کہ ان لوگوں کے ساتھ ظلم ہوا ہے۔ بلکہ مجھے ان کا اسلام دیگر مسلمانوں سے بہت زیادہ بہتر معلوم ہوا اور اس بات کی خوشی ہوئی کہ اسلام کو صحیح سمجھنے والے مسلمان بھی موجود ہیں جو اسلامی تعلیمات کو بہت اچھے انداز میں پیش کرنے والے ہیں۔ مَیں نے اس کتاب کو سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر سب سے عمدہ اور تبلیغ اسلام کے لئے نہایت مفید پایا۔

اگلے دن مَیں نے اپنے پاکستانی کولیگ سے بات کی کہ مَیں نے ساری کتابیں پڑھ لی ہیں اور ان میں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے جو احمدیوں کو کافر ٹھہراتی ہو۔ پھر ان کو کافر قرار دینے کا کیا جواز ہے؟ اس نے کہا کہ مَیں نے تو انہیں کافر قرار نہیں دیا، مجھے تو دین کے بارہ میں کوئی زیادہ علم نہیں بلکہ ان کو بڑے علمائے دین جن میں جامعۃ الازہر کے علماء بھی شامل ہیں نے باقاعدہ پوری تحقیق کے بعد کافر قرار دیا ہے۔ اس وقت مَیں نے اس سے اس کی احمدی ہمسائی کے بارہ میں پوچھا کہ کیا وہ اسلامی تعلیمات کی پابند ہے؟ اس نے کہا ہاں وہ اسلامی تعلیمات کی پابند ہے بلکہ ہم دونوں میاں بیوی سے بھی زیادہ اس کا پاس کرنے والی ہے۔ اس بات سے مَیں سخت متعجب ہوئی کہ کفر کا فتویٰ موجود ہے لیکن اس کا کوئی سبب نظر نہیں آتا بلکہ ان کافروں کا اسلام فتویٰ لگانے والوں کے اسلام سے کہیں بہتر اور حقیقت پر مبنی ہے، اس پر مستزاد یہ کہ یہ ’’کافر‘‘ عورت بھی اس ’’مسلمان‘‘ کی شہادت کے مطابق مسلمانوں سے زیادہ اسلامی تعلیمات کی پابند ہے۔ یہ سب سوچ کر مَیں نے اس پاکستانی کولیگ سے کہا کہ مَیں اس احمدی عورت سے ملنا چاہتی ہوں۔ میرا مقصد یہ تھا کہ اس جماعت کے کفر کی حقیقت معلوم کر سکوں اور اگر ان کے کچھ غلط عقائد ہیں تو ان کی تصحیح کر کے مَیں ان کے ساتھ مل کر اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دوں۔ میرے پاکستانی کولیگ نے اس احمدی عورت سے میری ملاقات کے بارہ میں کچھ خدشات کا اظہار کیا اور کہا کہ ان لوگوں سے ملاقات کرنے سے عقائد اور ایمان کو خطرہ ہو سکتا ہے لیکن مَیں نے اسے کہا کہ مَیں اپنے عقائد کے بارہ میں بہت مضبوط ہوں اور یہ کسی کے بس کی بات نہیں کہ مجھے میرے عقائد سے برگشتہ کر دے۔

مکرمہ مہا دبوس صاحبہ کی اس ’’کافر‘‘ عورت سے ایمان افروز ملاقات کا تذکرہ اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔

(باقی آئندہ)

وقف جدید کے نئے سال کا اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8/جنوری 2010ء کے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے 53ویں سال کے آغاز کا اعلان فرما دیا ہے۔

تمام امراء کرام، مبلغین انچارج، صدران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ

(1) نئے سال کے وعدہ جات کے حصول کا کام شروع کر دیں اور اس کی اسم وار فہرست ساتھ کے ساتھ مرکز کو بھجواتے رہیں۔ کوشش کریں کہ وعدہ جات کے حصول کا کام 31/مارچ تک مکمل ہو جائے۔

(2) کوشش کریں کہ کوئی بھی فرد جماعت اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے سے محروم نہ رہے۔

(3) نومبائعین کو بطور خاص اس مقدس تحریک میں شامل کیا جائے۔

جَزاکم اللہ احسنَ الجَزاء۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

خطبہ جمعہ

گناہ کی ظاہری صورت سے بھی بچو اور اس کے باطن سے بھی۔

نماز سے انسان ظاہری اور باطنی فواحش سے محفوظ رہتا ہے۔

وہ جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں۔

بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی گناہ کی طرف لے جاتی ہے۔

مکرم سمیع اللہ صاحب ابن مکرم ممتاز احمد صاحب (شہداد پور ضلع سانگھڑ) کی شہادت۔
شہید مرحوم کے خصائل حمیدہ کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 5رفروری 2010ء بمطابق 5رتبلیغ 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

وَذَرُوْا ظَاهِرَالْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ- اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ- (الانعام:121)

اور تم گناہ کے ظاہر اور اس کے باطن (دونوں) کو ترک کر دو۔ یقیناً وہ لوگ جو گناہ کماتے ہیں وہ ضرور اس کی جزا دیئے جائیں گے جو (بُرے کام) وہ کرتے تھے۔

اس آیت میں اِثْم کا لفظ دو مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اِثْم کے لغوی معنی ہیں گناہ یا جرم یا کسی بھی قسم کی غلطی یا حدود کو توڑنا یا ایسا عمل جو نافرمانی کرواتے ہوئے سزا کا مستحق بنائے۔ یا ایسا عمل یا سوچ جو کسی کو نیکیاں بجالانے سے روکے رکھے۔ یا کوئی بھی غیر قانونی حرکت۔

ذَنْب ایک لفظ ہے جس کا معنی بھی گناہ کا ہے لیکن اہل لغت کے نزدیک ذَنْب اور اِثْم میں یہ فرق ہے کہ بعض یہ کہتے ہیں کہ ذَنْب ارادۃً بھی اور غیر ارادی طور پر دونوں طرح ہوسکتا ہے۔ لیکن اِثْم جو ہے وہ عموماً ارادۃً ہوتا ہے۔

بہرحال اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اِثْم کے حوالے سے دو باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک حکم یہ ہے کہ تم گناہ کی ظاہری صورت سے بھی بچو اور اس کے باطن سے بھی بچو۔ ہر کام کرنے سے پہلے غور کرو۔ بعض چیزیں اور بعض عمل ایسے ہوتے ہیں جو واضح طور پر نظر آ رہے ہوتے ہیں کہ غلط ہیں اور یہ شیطانی کام ہیں۔ لیکن دوسری قسم کے وہ عمل یا باتیں بھی ہیں جو بظاہر تو اچھے نظر آ رہے ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ بدنتائج پر منتج ہوتے ہیں۔ ان کی اصل حقیقت چھپی ہوتی ہے۔ شیطان کہتا ہے کہ یہ کام کرلو کوئی ایسا بڑا گناہ نہیں لیکن کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ اس کام سے یہ ایسا گند ہے جس میں پھنس گیا ہوں اس سے نکلنا مشکل ہے۔ اور پھر ایسا چکر چلتا ہے کہ ایک کے بعد دوسرا گناہ سرزد ہوتا چلا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ پر چلنے والے کا کام ہے کہ ظاہر برائیاں جو ہیں ان پر بھی نظر رکھے اور باطن اور حقیقی برائیاں جو ہیں جن کے بدنتائج نکل سکتے ہیں ان پر بھی نظر رکھے۔ ہر کام کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ سے مدد چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے شر سے بچائے، جو بھی اس کام میں شر ہے اس سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف ظاہری حسن دیکھ کر کسی کام کے کرنے پر تیار نہ ہو جاؤ، اس پر آمادہ نہ ہو جاؤ، کسی چیز کو دیکھ کر اس کے حسن کو دیکھ کر اس پہ مرنے نہ لگو۔ بلکہ جہاں شبہات کا امکان ہے وہاں اچھی طرح چھان پھٹک کرلو اور ہر کام کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی اور مدد چاہو۔ اس سے کام میں ایک تو برکت پڑتی ہے اور برائیوں میں ڈوبنے سے یا برائیوں کے بداثرات سے انسان بچتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ اس کو ہر شر سے محفوظ رکھتا ہے۔

دوسری بات یہ واضح فرمادی کہ اگر زندگی میں ہر کام میں تقویٰ کو سامنے نہیں رکھو گے، پھونک پھونک کر قدم نہیں اٹھاؤ گے، حلال، حرام کے فرق کو نہیں سمجھو گے تو پھر گناہ کا ارتکاب کرو گے۔ جو بھی گناہ کرو گے اس کی سزا ملے گی۔ یہ بہانے کام نہیں آئیں گے کہ ہمیں پتہ نہیں چلا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلی آیت میں ایک اصولی بات یہ بیان فرمادی کہ بہت سے لوگ اپنی خواہشوں کے مطابق لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اس لئے تمہیں ہوشیار رہنا چاہئے حلال حرام کے فرق کو پہچانو۔ جس کام سے خدا تعالیٰ نے روکا ہے اس سے رک جاؤ۔ اِثْم کا لفظ استعمال فرما کر واضح فرمادیا کہ اس ہدایت کے باوجود اگر تم باز نہیں آتے اور غلط راستے پر چلانے والوں کی باتوں میں آتے ہو تو یہ ایسا گناہ ہے جو ظاہر ہے پھر تم جان بوجھ کر کر رہے ہو۔ اور جو گناہ جان بوجھ کر کئے جائیں وہ سزا کا مورد بنا دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اِثْم، گناہ کے حوالے سے قرآن کریم میں متعدد احکامات دیئے ہیں جن میں سے بعض اور بھی مَیں یہاں بیان کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف میں اس بات کی یوں وضاحت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (الاعراف:34) تو کہہ دے کہ میرے ربّ نے محض بے حیائی کی باتوں کو حرام قرار دیا ہے وہ بھی جو اس میں سے ظاہر ہو اور وہ بھی جو پوشیدہ ہو۔ اسی طرح گناہ اور ناحق بغاوت کو بھی اور اس بات کو بھی کہ تم اس کو اللہ کا شریک ٹھہراؤ جس کے حق میں اس نے کوئی حجت نہیں اتاری اور یہ کہ تم اللہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرو جن کا تمہیں کوئی علم نہیں ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اس بات کو مزید واضح فرمایا کہ تمام قسم کے غلط اور شیطانی کام کی اسلام سختی سے مناہی فرماتا ہے۔ ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ ان باتوں کی تلاش میں رہے کہ کون سے کام تقویٰ پر چلانے والے ہیں اور کون سے کام تقویٰ سے دور لے جانے والے ہیں اور خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والے ہیں۔ بیشک بعض غلط کام انسان سے پوشیدہ بھی ہوتے ہیں اور شیطان اس تلاش میں ہے کہ کب مَیں ابن آدم کو آدم کی طرح ورغلاؤں اور ان گناہوں کی طرف راغب کروں۔ اور ایسے خوبصورت طریق سے ان غلط کاموں اور گناہوں کا حُسن اس کے سامنے پیش کروں کہ وہ غلطی نہیں بلکہ اسے اچھا سمجھتے ہوئے اسے کرنے لگے اور پھر ان برائیوں میں ڈوب کر ان کو کرتا چلا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہوشیار کردیا کہ ان سے بچو یہ حرام چیزیں ہیں۔ یہ تمہیں سزا کا مستوجب ٹھہرائیں گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ (الاعراف:34) کہ میرے ربّ نے بے حیائی کی باتوں کو حرام قرار دیا ہے۔ خواہ وہ ظاہری بے حیائیاں ہیں اور بد اعمال ہیں یا چھپی ہوئی بے حیائیاں ہیں یا بُرے اعمال ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کہ بے حیائی کی باتیں حرام ہیں بات ختم نہیں کر دی بلکہ جہاں بے حیائی کی باتوں کی نشاندہی فرمائی ہے کہ کون کون سی باتیں بے حیائی کی باتیں ہیں وہاں اس کا علاج بھی بتایا ہے کہ فواحش سے تم کس طرح بچ سکتے ہو ایک جگہ فرمایا کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (العنکبوت:46) کہ یقیناً نماز فحشاء اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ اور کیونکہ بے حیائی اور فحشا اس زمانہ میں تو خاص طور پر ہر وقت انسان کو اپنے روزمرہ کے معاملات میں نظر آتے رہتے ہیں اور اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے پانچ وقت کی نمازیں رکھ کر ان سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہنے کا راستہ دکھایا اور اس کی تلقین فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"نماز کیا ہے؟ ایک قسم کی دعا ہے جو انسان کو تمام برائیوں اور فواحش سے محفوظ رکھ کر حسنات کا مستحق اور انعام الٰہیہ کا مورد بنا دیتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ اللہ اسم اعظم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام صفات کو اس کے تابع رکھا ہے۔ اب ذرا غور کرو"۔ فرمایا "اب ذرا غور کرو۔ نماز کی ابتدا اذان سے شروع ہوتی ہے۔ اذان اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے۔ یعنی اللہ کے نام سے شروع ہو کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یعنی اللہ ہی پر ختم ہوتی ہے۔ یہ فخر اسلامی عبادت ہی کو ہے کہ اس میں اوّل و آخر اللہ تعالیٰ ہی مقصود ہے نہ کچھ اور"۔ فرمایا کہ "مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس قسم کی عبادت کسی قوم اور ملت میں نہیں ہے۔ پس نماز جو دعا ہے اور جس میں اللہ کو جو خدائے تعالیٰ کا اسم اعظم ہے مقدم رکھا ہے۔ ایسا ہی انسان کا اسم اعظم استقامت ہے۔ اسم اعظم سے مراد یہ ہے کہ جس ذریعہ سے انسانیت کے کمالات حاصل ہوں"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 37 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فقرے پر غور کریں کہ انسان کا اسم اعظم استقامت ہے تو ایک کوشش کے ساتھ اُس نماز کی تلاش میں رہیں گے جو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے تو اسے وہ نماز ادا کرنے کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھتی ہے، جو فحشاء سے روکتی ہے، جو حسنات کا وارث بناتی ہے۔ ظاہری اور باطنی فواحش سے انسان محفوظ رہتا ہے۔

ایسی نمازوں کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری مزید راہنمائی فرمائی ہے۔ فرمایا کہ:

"نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔ ...... نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے مگر...... اس طرح کی نماز پڑھنی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اور یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا اور جب تک انسان دعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع اور خضوع پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 403 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس ہمیں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی یاد سے اپنے دلوں کو بھرنے کی ضرورت ہے تاکہ آج دنیا میں فحشاء اور بے حیائیوں کے جو ہر طرف نظارے نظر آتے ہیں ان سے ہم بچے رہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر شیطان ہمیں ایسے گناہوں کی طرف لے جاتا ہے جو اِثم کہلاتے ہیں، جن میں انسان ڈوبتا چلا جاتا ہے، جو ہمیں اپنے فرائض کے بجالانے سے روکے رکھتے ہیں، غلطیوں پر غلطیاں سرزد ہوتی چلی جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ بغاوت سے بھی بچو۔ یہ بھی حرام ہے۔ اگر احساس پیدا نہ کیا تو تمام حدود و قیود جو ہیں ان کو تم توڑ دو گے۔ تمہیں احساس نہیں رہے گا کہ کون سے عمل احسن ہیں اور صالح ہیں اور کون سے غیر صالح۔ بعض نمازیں پڑھنے والے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑ رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نمازوں کا صحیح مقام حاصل کرنے کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی مدد اور استعانت کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ہر وقت خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہر قسم کے شرک سے اپنے آپ کو پاک رکھنے کی ضرورت ہے۔ پس جب یہ صورتحال پیدا ہو گی تبھی ایک مومن حقیقی مومن کہلائے گا اور بے حیائی کی باتوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکے گا۔

پھر سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ اس کے حوالہ سے بغض اور برائیوں کا بھی ذکر فرماتا ہے۔ فرمایا کہ یَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ۔ قُلْ فِیْھِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ۔ وَ اِثْمُھُمَآ اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِھِمَا (البقرۃ:220) کہ وہ تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں تو کہہ دے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے فوائد بھی۔ اور دونوں کا گناہ (کا پہلو) جو ہے ان کے فائدے سے بڑھ کر ہے۔ شراب اور جوئے کے بارہ میں پہلے فرمایا کہ ان میں بڑا گناہ ہے۔ اور پھر فرمایا کہ ان میں خدا تعالیٰ نے فوائد بھی رکھے ہیں لیکن فرمایا کہ اس کا گناہ جو ہے اس کے فائدہ سے بڑھ کر ہے۔ اس آیت کے آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے نشانات کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچ اور فکر سے کام لو۔

پس واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز جو بنائی ہے بیشک اس کے فوائد بھی ہوتے ہیں اور نقصان بھی۔ اس لئے یہ اصولی بات یاد رکھو کہ جس چیز کے نقصان اس کے فائدے سے زیادہ ہوں اس کے استعمال سے بچو اور یہ دونوں چیزیں جؤا اور شراب تو ایسے ہیں جو اِثْمٌ کَبِیْرٌ ہیں۔ ان میں بڑے بڑے گناہ ہیں۔ باوجود فائدہ کے یہ گناہ میں بڑھانے والے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے اِثم کے لغوی معنوں میں بتایا تھا اور قرآن کریم میں بھی ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا (الفرقان:69) یعنی اپنے گناہ کی سزا بھگتے گا۔ پس باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جوئے اور شراب میں فائدہ بھی ہے، یہ کھول کر بیان کر دیا کہ تم غور کرو لیکن غور اس بات پر نہیں کہ مَیں تھوڑا فائدہ اٹھاؤں یا زیادہ۔ یہ دیکھوں کہ اس میں فائدہ ہے کہ نہیں ہے۔ غور اس بات پر کرنا ہے کہ اگر مَیں نے اس کو استعمال کیا یا یہ کام کیا تو گنہگار بنوں گا اور سزا کا سزاوار ٹھہروں گا۔ کیونکہ اِثْمُھُمَآ اَکْبَرُ کہہ کر بتا دیا کہ تمہیں اس کے جرم کی سزا ملے گی۔ اور یہ ایسا گناہ ہے جس میں ایک دفعہ انسان پڑتا ہے تو پھر پڑتا چلا جاتا ہے۔ جان بوجھ کر اس گڑھے میں گرتا چلا جاتا ہے۔ دونوں کاموں کے کرنے کا ایک نشہ، ایک چاٹ لگ جاتی ہے اور یوں بغاوت کا رویہ اختیار کرتے ہوئے سزا کا بھی مستحق بن جاتا ہے۔ تو دونوں چیزیں ہی ایسی ہیں جس میں انسان اپنے پاکیزہ مال کو بھی ضائع کر رہا ہوتا ہے اور نہ صرف یہ کہ پاکیزہ مال ضائع کر رہا ہوتا ہے بلکہ حرام مال جو ہے اس کو اپنے طیب مال میں شامل کر کے تمام مال کو ہی حرام بنا لیتا ہے۔ جؤا کھیلنے والا اپنا مال ضائع کر دیتا ہے۔ شراب پینے والا جو ہے وہ شراب میں مال ضائع کر دیتا ہے۔ اپنی صحت برباد کر لیتا ہے۔ قرآن کریم میں دوسری جگہ واضح طور پر مناہی کر کے بتایا کہ شراب، جوئے اور قرعہ اندازی کے تیر جو ہیں یہ سب شیطانی کام ہیں جو نیکیوں سے روکتے ہیں، اعلیٰ اخلاق سے روکتے ہیں۔ عبادات سے روکتے ہیں۔

سورۃ مائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ۔ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ۔ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا۔ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ۔ (المائدہ: 91-93) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً مدہوش کرنے والی چیز اور جؤا اور بت (پرستی) اور تیروں سے قسمت آزمائی یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ پس ان سے پوری طرح بچو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ یقیناً شیطان چاہتا ہے کہ نشے اور جوئے کے دوران تمہارے درمیان بغض اور عناد پیدا کر دے اور تمہیں ذکرِ الٰہی اور نماز سے باز رکھے تو کیا تم باز آ جانے والے ہو؟ اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور (برائی سے) بچتے رہو اور اگر تم پیٹھ پھیر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف پیغام پہنچانا ہے۔

آجکل ان ملکوں میں شراب جؤا تو عام ہے بلکہ اب تو ہر جگہ ہے۔ جہاں پابندیاں ہیں وہاں بھی بعض ایسی جگہیں ہیں جہاں لوگ جا کر پیتے ہیں۔ ان ملکوں میں تو ہر جگہ نہ صرف یہ کہ عام ہے بلکہ کسی نہ کسی طریق سے اس کی تحریص بھی کروائی جاتی ہے۔ ہر سروس سٹیشن پر یا ہر بڑے سٹور پر جوئے کی مشینیں نظر آتی ہیں۔ کسی نہ کسی رنگ میں اس میں جؤا کھیلا جاتا ہے اور جہاں تک شرک کا سوال ہے اگر ظاہری بت نہ بھی ہوں تو نفس کے بہانوں کے بہت سے بت انسان نے تراش لئے ہیں۔ باوجود ایمان لانے کے بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جن کی انسان پرواہ نہیں کرتا۔ اور پھر یہ جو بت ہیں بعض ایسے جو مخفی شرک ہیں یہ عبادات میں روک بنتے ہیں، نمازوں میں روک بنتے ہیں۔ نمازیں جو فحشاء کو دور کرنے والی ہیں ان کی ادائیگی میں روک بن جاتے ہیں۔ پھر تیروں سے قسمت نکالنا ہے اور آج کل اس کی ایک صورت لاٹری کا نظام بھی ہے اس میں بھی لوگ بے پرواہ ہیں۔ زیادہ تر پرواہ نہیں کرتے اور لاٹری کے ٹکٹ خرید لیتے ہیں۔ یہ چیز بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سب شیطانی کام ہیں۔ پس ایک حقیقی مومن کا کام ہے کہ عبادات میں استقامت دکھائے۔ نیک اعمال بجالانے کی کوشش میں استقامت دکھائے۔ برائیوں اور بے حیائیوں سے بچنے کے لئے استقامت دکھائے اور یہ استقامت اس وقت آئے گی جب اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نمازوں کی طرف توجہ ہو گی۔

پھر نیکی اور تقویٰ میں بڑھنے اور گناہوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک جگہ اس طرح حکم فرمایا ہے کہ فرمایا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی۔ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ (المائدہ:3) کہ نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے کہ اس میں پہلے یہ بیان کر کے کہ دشمن کی زیادتی اور دشمنی بھی تمہیں کسی قسم کی زیادتی پر آمادہ نہ کرے، پھر فرمایا کہ نیکی اور تقویٰ میں ہمیشہ تمہارا تعاون رہے۔ اصل تقویٰ تو ایک

مومن کے اندر ہے اور ہونا چاہئے۔ پس نیکی کے کاموں میں تقویٰ سے کام لیتے ہوئے تعاون ہمیشہ جاری رہنا چاہئے اور تقویٰ ہی ہے جو پھر مزید نیکیوں کے بیج بوتا چلا جاتا ہے۔ اگر کوئی چیز ایک مومن کو بار بار دوہرانے کی ضرورت ہے اور دوہرانی چاہئے تو وہ نیکیوں کی طرف توجہ اور نیکیوں کا فروغ ہے۔ اور اگر کسی چیز سے بچنا ہے تو وہ گناہ اور زیادتی ہے۔ ایک مومن کی شان نہیں کہ اِثْم اس سے سرزد ہو۔ ایسا گناہ سرزد ہو جو جان بوجھ کر کیا جائے۔ جو زیادتی کرنے والوں سے زیادتی کرواتا چلا جائے۔ زیادتی کرنے والوں کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ مَیں کیا کر رہا ہوں۔ وہ ظلموں کی انتہا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اِثْم اور عُدْوَان یا بار بار کئے جانے والے گناہ اور زیادتی سے نہیں رکو گے تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ سزا دینے میں بڑا سخت ہے۔ ایسی خوبصورت تعلیم ہوتے ہوئے پھر یہ الزام اسلام پر لگایا جاتا ہے کہ ظلم و زیادتی سے اسلام پھیلا ہے اور اسلام زیادتی کرتا ہے اور ظلم کرتا ہے اور آئے دن کہیں نہ کہیں ان ملکوں میں اسلام کے خلاف کچھ نہ کچھ شوشے چھوڑے جاتے ہیں۔ لیکن آج کل اگر ہم دیکھیں تو مغرب میں کیا ہو رہا ہے۔ عراق وغیرہ پر یا بعض اور ملکوں میں جو ظلم کئے جا رہے ہیں، عراق کے ظلموں کا حال تو ہم نے سن لیا جو پبلک انکوائری ہو رہی ہے اس میں بہت ساروں نے تسلیم کیا کہ یہ ظلم تھا اور ہے لیکن ظلم کے باوجود بعض ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ بالکل ٹھیک ہوا ہے اور ہونا چاہئے تھا۔ لیکن اسلام کہتا ہے کہ نہیں، تقویٰ کا یہ کام نہیں۔ جہاں تمہاری غلطی ہے اس غلطی کو مانو اور جہاں صلح صفائی کی ضرورت ہے یا نیک کاموں میں بڑھنے کی ضرورت ہے وہاں تقویٰ سے کام لیتے ہوئے نیکیوں کو پھیلاؤ۔ زیادتیوں سے اپنے آپ کو روکو اور اگر یہ نہیں ہوگا تو پھر یہ چیز اللہ تعالیٰ کی نظر میں ایک مومن کو سزا کا مستحق بناتی ہے۔ جب غیروں کو اس قدر تاکید ہے تو اپنوں سے حسن سلوک کس قدر ہونا چاہئے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور اُن کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اس کو ڈوبنے دے۔ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی (المائدہ:3) کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ، عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ اُن کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو، کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے''۔

فرمایا: ''دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہئے بلکہ اجماع میں چاہئے کہ قوت آجاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں...... کیوں نہیں کیا جاتا ہے کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی، محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے اور تمام عادتوں پر رحم اور ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں......۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں...... خدا تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق ونعمت اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 265-263 جدید ایڈیشن)

پس یہ وہ اعلیٰ اخلاق ہیں جو نیکی اور تقویٰ میں بڑھانے والے ہیں اور گناہ سے بچاتے ہیں اور زیادتی سے روکتے ہیں۔ عبادتوں سے جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے تو یہ اعلیٰ اخلاق جو ہیں ان سے پھر حقوق العباد کی طرف توجہ بھی پیدا ہوتی ہے۔

پھر ایک بہت بڑی برائی کی طرف خدا تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلاتے ہوئے یہ حکم فرمایا کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۔ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۔ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ (الحجرات:13) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بکثرت ظن سے اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ مومنوں میں محبت، پیار اور بھائی چارہ پیدا کرنا چاہتا ہے اور یہ حسن ظن سے پیدا ہوتا ہے۔ پس فرمایا کہ بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی گناہ کی طرف لے جاتی ہے، جو نہ صرف انسان کی اپنی ذات کے لئے نقصان دہ ہے بلکہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جو معاشرے کے امن کو بھی برباد کر دیتا ہے۔ دلوں میں دوریاں پیدا ہوتی ہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے اسے بہت بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ ایک ایسا گناہ جو انسان بعض اوقات اپنی اَنا کی تسکین کے لئے کر رہا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ تجسس نہ کرو، تجسس بھی بعض اوقات بدظنی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور جب انسان کسی کے بارہ میں تجسس کر رہا ہوتا ہے اس کے بعد بھی جب پوری معلومات نہیں ملتیں تو جو معلومات ملتی ہیں انہی کو بنیاد بنا کر پھر بدظنّیاں اور بڑھ جاتی ہیں اور بدظنی میں بعض اوقات انسان اتنا اندھا ہو جاتا ہے کہ بعض لوگوں کی حالت دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ بڑے بڑے پڑھے لکھے بھی ہیں، خدمت کرنے والے بھی ہیں اور ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو جاہل اجڈ عورتیں بھی نہیں کرتی ہوں گی۔ چھوٹے چھوٹے شکووں کو اتنا زیادہ اپنے اوپر سوار کر لیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری زندگی میں اس سے بڑی بات ہی کوئی نہیں ہے۔ اور اس سے نہ صرف اپنے کاموں میں حرج کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسی سوچوں کے ساتھ اپنی زندگی بھی اجیرن کر رہے ہوتے ہیں بلکہ اِدھر اُدھر باتیں کر کے جس کے خلاف شکوہ ہوتا ہے اس کی زندگی بھی اجیرن کر رہے ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ایسے معاملات میرے پاس بھی آجاتے ہیں اور جب تحقیق کرو تو کچھ بھی نہیں نکلتا۔ بڑی معمولی سی بات ہوتی ہے۔ پھر بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا شکایت کرنے والے کے ساتھ براہ راست معاملہ بھی نہیں ہوتا۔ ادھر سے بات سنی ادھر سے بات سنی، تجسس والی طبیعت ہے شوق پیدا ہوا کہ مزید معلومات لو اور ادھ پچدی جو معلومات ملتی ہیں ان کو پھر فوراً اپنے پاس سے حاشیہ آرائی کر کے اچھالا جاتا ہے۔ تو جب کسی کے بارہ میں باتیں کی جاتی ہیں اور انہیں اچھالا جاتا ہے تو اس شخص بیچارے کی زندگی اجیرن ہوئی ہوتی ہے کیونکہ اس ماحول میں اس کو دیکھنے والا ہر شخص ایسی نظر سے دیکھ رہا ہوتا ہے جیسے وہ بہت بڑا گناہگار انسان ہے۔ وہ چھپتا پھرتا ہے۔ بعض دفعہ ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ بہرحال یہ ایک ایسا گناہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ ہر احمدی کو اس سے بچنا چاہئے۔

پھر غیبت ایک گناہ ہے جس سے اصلاح کی بجائے معاشرے میں بدامنی کے سامان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس گندے فعل سے کراہت دلاتے ہوئے فرمایا کہ تم تو آرام سے غیبت کر لیتے ہو۔ یہ سمجھتے ہو کہ کوئی بات نہیں، بات کرنی ہے کر لی۔ زبان کا مزا لینا ہے لے لیا۔ یا کسی کے خلاف زہر اگلنا ہے اگل دیا۔ لیکن یاد رکھو یہ ایسا مکروہ فعل ہے ایسی مکروہ چیز ہے جیسے تم نے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا لیا۔ اور کون ہے جو اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے کراہت نہ کرے۔ غیبت یہی ہے کہ کسی کی برائی اس کے پیچھے بیان کی جائے۔ پس اگر اس شخص کی اصلاح چاہتے ہو جس کے بارہ میں تمہیں کوئی شکایت ہے تو علیحدگی میں اسے سمجھاؤ تا کہ وہ اپنی اصلاح کر لے اور پھر بھی اگر نہ سمجھے تو پھر اصلاح کے لئے متعلقہ عہدیدار ہیں، نظام جماعت ہے، امیر جماعت ہے اور اگر کسی وجہ سے کوئی مصلحت آڑے آرہی ہے یا تسلی نہیں ہے تو مجھ تک پیغام پہنچایا جاسکتا ہے۔ بعض لوگ مجھے شکایت کرتے ہیں لیکن ان شکایتوں سے صاف لگ رہا ہوتا ہے کہ اصلاح کی بجائے اپنے دل کا غبار نکال رہے ہیں اور پھر اکثر یہی ہوتا ہے کہ شکایت کرنے والے اپنا نام نہیں لکھتے صرف ایک احمدی یا ایک ہمدرد لکھ دیتے ہیں نیچے یا پھر ایسا نام اور پتہ لکھتے ہیں جس کا وجود ہی نہیں ہوتا جو بالکل غلط ہوتا ہے۔ ایسے لوگ سوائے میرے دل میں کسی کے خلاف گرہ پیدا کرنے کی کوشش کے اور کچھ نہیں کر رہے ہوتے۔ اور اس میں بھی وہ کامیاب نہیں ہوتے۔ کیونکہ نام چھپانے سے ایک تو صاف پتہ چل رہا ہوتا ہے کہ کوئی ہمدرد نہیں ہے بلکہ صرف کسی دوسرے کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ عموماً تو ایسے خطوں پر کوئی کارروائی نہیں ہوتی اور میرا کام تو ویسے بھی یہ ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے پہلے تحقیق کرواؤں، پتہ کروں اور جس کا نام پتہ ہی نہیں اس کی تحقیق بھی نہیں ہوسکتی۔ لیکن اگر کسی کو سزا ہو بھی تو میرے دل میں اس کے خلاف نفرت کبھی نہیں پیدا ہوئی، نہ کوئی گرہ پیدا ہوتی ہے بلکہ دکھ ہوتا ہے کہ ایک احمدی کو کسی بھی وجہ سے سزا ہوئی ہے۔ بہرحال ایک احمدی کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاتَّقُوا اللّٰهَ کہ تقویٰ اختیار کرو۔ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جن کو اس قسم کی بدظنیوں کی یا تجسس کی یا غیبت کی عادت ہے اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور اللہ تعالیٰ کا خوف کریں۔ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احساس ندامت لے کر میرے پاس آؤ گے تو مَیں تمہاری توبہ قبول کروں گا اور تمہارے ساتھ رحم کا سلوک کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنونِ فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے۔ اگر نیک ظنّ کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔ جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزلِ مقصود پر پہنچنا مشکل ہے۔ بدظنی بہت بُری چیز ہے۔ انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنّی شروع کر دیتا ہے''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 375 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں: ''بدظنّی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے۔اس لئے تم اس سے بچو اور صدّیق کے کمالات حاصل کرنے کے لئے دعائیں کرو''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 247 جدید ایڈیشن)

پھر فرمایا: ''بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے۔ مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے (شکوے شکایتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے) ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت ہی بڑا قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا (الحجرات: 13)۔ خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے۔ ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو۔ یہ سب بُرے کام ہیں''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 654-653 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کی نیکیاں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پر ہم عمل کرنے والے ہوں اور اس کی رضا کی جنتوں کو حاصل کرنے والے ہوں۔

آج بھی ایک افسوسناک خبر ہے۔ مکرم سمیع اللہ صاحب ابن مکرم ممتاز احمد صاحب شہداد پور ضلع سانگھڑ کو تین فروری کو شہداد پور میں شہید کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی وہاں الیکٹرک اور موٹر وائنڈنگ وغیرہ کی ایک دکان تھی۔ وہ شام کو بند کر کے واپس آرہے تھے اپنے گاؤں کے قریب پہنچے تو دو موٹر سائیکل والے قریب آئے پہلے ان کو روکا پھر ایک شخص نے راستہ پوچھا اور دوسرے نے ان کے سر پر پستول رکھ کر گولی چلا دی اور یہ وہیں موقع پر شہید ہو گئے۔ ان کی عمر 53 سال تھی۔ جماعت کے بڑے فعال رکن تھے۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد، سیکرٹری دعوت الی اللہ، زعیم انصار اللہ اور نائب ناظم انصار اللہ ضلع کی حیثیت سے بھی خدمت کرتے رہے۔ فعال داعی الی اللہ بھی تھے۔ دکان پر بغیر کسی خوف کے، باوجود مخالفت کے ایم ٹی اے لگوایا ہوا تھا۔ تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ جماعتی مذاکرے اور سوال و جواب کی مجلسیں بھی ان کے گھر پر ہوتی تھیں۔ ایمانی غیرت رکھنے والے بڑے بہادر اور نڈر انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کی دو شادیاں تھیں۔ ایک اہلیہ اور تین بیٹیاں اور ایک بیٹا کینیڈا میں ہیں اور دوسری شادی سے ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں جو ان کے پاس ہی تھے۔ اللہ تعالیٰ شہید کو اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو بھی صبر اور حوصلہ اور ہمت عطا فرمائے۔ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ نماز کے بعد انشاء اللہ ان کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی جائے گی۔

جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو کے جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: ابراھیم بن یعقوب۔ امیر و مبلغ انچارج ٹرینیڈاڈ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 30-31 اکتوبر اور یکم نومبر کو جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو (Trinadad & Tobago) کو اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرنے کی توفیق بخشی۔ امسال منسٹر آف ٹیکنالوجی آنریبل Christine Kangaloo کے علاوہ بھارتی ہائی کمشنر H.E. Mr M.Mishra اور سرینام کے سفیر کی نمائندگی میں Mr. Iwan Sodikromo نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ ان کے علاوہ مکرم مولانا وسیم احمد ظفر صاحب مبلغ انچارج جماعت برازیل بھی شامل ہوئے۔

جلسہ کا آغاز 30/اکتوبر کو خطبہ جمعہ سے ہوا جو مکرم مولانا وسیم احمد ظفر صاحب نے دیا۔ آپ نے خلافت کی اہمیت اور برکات کے متعلق خطبہ دیا۔

نماز جمعہ کے بعد لوائے احمدیت اور ٹرینیڈاڈ اور ٹوبیگو کا قومی پرچم لہرائے گئے جس کے بعد دعا کی گئی۔

شام کے وقت تلاوت قرآن کریم اور نظم کے مقابلے ہوئے جن میں سے مختلف جماعتوں نے حصہ لیا۔

دوسرے دن کا آغاز حسب روایت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید دیا گیا۔

دوسرے دن کے پروگرام میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار ابراہیم بن یعقوب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ پیغام جو حضور انور نے اس جلسہ کے لئے خاص طور پر بھجوایا تھا پڑھ کر سنایا۔ اس پیغام میں حضور انور نے ساری جماعت کو سلام بھیجا تھا اور ہر احمدی کو تبلیغ کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد ''نماز کی اہمیت''، ''مالی قربانی کی فوائد''، ''اسلام میں جمعہ کی نماز کی اہمیت''، ''آنحضرتؐ کے عورتوں پر احسانات'' اور خلافت کی اس نئی صدی میں ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں'' کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

اطفال نے بیعت کے سلسلہ میں ایک ٹیبلو پیش کیا۔ جس کے بعد مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں۔

تیسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید دیا گیا۔

تیسرے دن کے دوسرے اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد St Lucia جماعت سے آئے ہوئے Brother Iman Jhad نے ''نماز کی اہمیت اور برکات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام دوبارہ احباب کو پڑھ کر سنایا تاکہ احباب اپنے ایمانوں کو پھر تازہ کریں۔

معزز مہمانوں کی آمد کے ساتھ ہی اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے ''اسلام ایک امن پسند مذہب ہے'' کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد معزز مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جن میں امریکی سفارت خانے کی طرف سے چارج ڈی افیئر نے صدر اوباما کی طرف سے بتایا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر دنیا میں امن کے لئے کوشاں ہیں۔

اسی طرح بھارتی ہائی کمشنر نے بھی اپنے ملک کی طرف سے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور بتایا کہ بھارت دنیا میں دوسری سب سے بڑی مسلمان آبادی والا ملک ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی امن پسندی کا بھی اقرار کرتے ہوئے بتایا کہ یہ جماعت ساری دنیا میں امن کے قیام کے لئے جو جدوجہد کر رہی ہے کاش ساری دنیا اسی طرح کرے۔

ٹرینیڈاڈ اور ٹوبیگو کے وزیر اعظم کی نمائندگی میں آنریبل منسٹر آف ٹیکنالوجی نے جماعت احمدیہ کی دنیا بھر میں امن کی کوششوں کی تعریف کی اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کا ماٹو Love for all Hatred for None بہت ہی دلکش ہے اور یہ جماعت جس طرح دنیا میں امن کے لئے کوشاں ہے اگر اس طرح دوسری جماعتیں بھی ایسی ہو جائیں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی طرف سے ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات کی بھی تعریف کی۔

اختتامی دعا کے ساتھ اس جلسہ کا اختتام ہوا۔

امسال اس جلسہ میں 600 احمدی احباب کے علاوہ بہت سے غیر مسلم اور غیر احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ یہ جلسہ تمام شاملین کے لئے بہت بابرکت فرمائے اور باثمر ہو۔ آمین

جماعت احمدیہ بینن کے تحت بین المذاہب کانفرنس کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: رانا فاروق احمد۔ امیر و مبلغ انچارج بینن)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو 17 اور 18 نومبر کو چیمبر آف کامرس کے بڑے ہال میں بین المذاہب کانفرنس کے انعقاد کی توفیق ملی۔ جس میں تین بڑے مذاہب نے شرکت کی۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کے بڑے فرقوں کے علاوہ Animist بھی شریک ہوئے۔

کانفرنس کا آغاز دعا سے ہوا جو اپنے اپنے مسلک کے مطابق کی گئی۔

تلاوت قرآن کریم اور اس کا فرنچ زبان میں ترجمہ مکرم آرونہ ابوبکر صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے کیا۔

پہلی تقریر جو جماعت کی نمائندگی میں تھی اس کانفرنس کی بنیادی تقریر تھی ''عصر حاضر کے مسائل کا حل'' کے موضوع پر مکرم لقمان بصیرو صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بینن نے کی۔

یہ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب سے تیار کی گئی تھی۔ اس تقریر کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ مختلف مذاہب کے سکالرز نے اس پر جو ریمارکس دئے ان میں سے Woudon کے سکالر نے کہا کہ اسلام کی صحیح تعلیم آج سننے کا موقع ملا ہے۔ ایک اور سکالر نے کہا کہ لوگ اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تمام سوالات کے جوابات کے طور پر یہ معلومات ہمارے لئے کافی ہیں۔

ایک عیسائی مذہبی سکالر نے کہا کہ جو کچھ اسلام کے بارہ میں بیان کیا گیا ہے اور مسلم دنیا میں جو ہم عملاً دیکھتے ہیں بڑا فرق ہے۔

ایک پادری نے کہا کہ اسلام کی یہ تعلیم سب سے پہلے مسلمانوں کے مدرسوں اور مساجد میں رائج ہونی چاہئے تاکہ وہ خود اس تعلیم سے بہرہ ور ہوں۔

تقریر کے بعد تمام سوالات کے احسن رنگ میں جوابات دیئے گئے۔

دوسری تقریر عیسائیت کے سیلست فرقہ کی تھی جس میں عورت کے مسائل کو موضوع بنایا گیا تھا۔

تیسری تقریر پروٹسٹنٹ فرقہ کی تھی جس کا موضوع ''فیملی مسائل اور وراثت تھے۔

جماعت کی طرف سے کی گئی تقریر کو سب سے زیادہ پسند کیا گیا۔

دوسرے روز پھر دعا سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ پھر مُورل اور فنانس کی رپورٹس پیش کی گئیں اس کے بعد جنرل اسمبلی میں بین المذاہب کونسل بینن کے دو سال کے لئے عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ اس میں پروٹسٹنٹ پادری کو صدر اور خاکسار (امیر جماعت احمدیہ بینن) کو نائب صدر منتخب کیا گیا۔ جبکہ Animist کی ایک عورت کو دوسری نائب صدر منتخب کیا گیا۔

اس موقع پر لٹریچر کا ایک سٹال بھی لگایا گیا جس میں بعض کتب لوگوں کو مفت دی گئیں۔ اس موقع پر لوگوں نے ہمارے سٹال کو دیکھا اور جماعت کی تبلیغ کے مواقع میسر آئے۔

نیشنل ٹی وی نے اپنی خبروں میں اس کو نشر کیا اور خاکسار کا انٹرویو بھی دکھایا گیا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس پروگرام میں برکت ڈالے اور بینن کی سرزمین کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے جلد منور کر دے۔

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ۔

(مینجر)

خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے زیر ہدایت

مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی اشاعت

(نصیر احمد قمر۔ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن)

اسانٹی چوئی (Asanti Twi) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

چوئی (Twi) زبان گھانا کے Akan لوگوں کی زبان ہے اور گھانا بھر میں کثرت سے بولی جاتی ہے۔ایک اندازہ کے مطابق اس زبان کے بولنے والوں کی تعداد کم وبیش اٹھارہ ملین ہے۔جماعت احمدیہ کو خلافت خامسہ کے مبارک دور میں خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے تاریخی سال میں اکتوبر 2008ء میں اسانٹی چوئی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ طبع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

مکرم فہیم احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ گھانا لکھتے ہیں:

''جماعت احمدیہ گھانا کو قرآن مجید کا ترجمہ اسانٹی چوئی(Asanti Twi) میں پیش کرنے کی سعادت ملی ہے۔اس ترجمہ کا سہرا جماعت کے سینئر سرکٹ مشنری اور فدائی احمدی مکرم ڈاکٹر یوسف احمد ایڈوسئی (Dr.Yusaf Ahmad Adusei) کے سر ہے۔اس کی اشاعت کے تمام اخراجات گھانا کے ایک دوسرے احمدی دوست الحاج ابراہیم بی اے بونسو (Alhaj Ibrahim B.A.Bonsu) نے ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

751 صفحات پر مشتمل یہ ترجمہ لمبی محنت کا نتیجہ ہے۔اس ترجمہ کا آغاز 15 سال قبل ہوا تھا۔اس زبان کے کئی Dialects ہیں لیکن اشانٹی قبیلہ کے بادشاہ ''اسانٹی ہینی'' کے Dialect کو مدنظر رکھ کر یہ ترجمہ کیا گیا۔عربی زبان کی ''وسعت'' اور اسانٹی چوئی کی ''محدودیت'' کے باعث بہت سی مشکلات کا سامنا ہوا تاہم ڈاکٹر یوسف احمد ایڈوسئی نے بڑی مہارت سے ان پر قابو پایا اور مافی الضمیر ادا کیا۔کوشش یہی تھی کہ اسانٹی ہینی کے Dialect "KwaBery" کو اختیار کیا جائے۔

ڈاکٹر یوسف احمد ایڈوسئی اس سلسلہ میں چار ماہ لندن رہے۔کام تو مکمل ہو چکا تھا۔سارا کام ربوہ بھجوایا گیا جہاں ترجمہ کے ساتھ ساتھ عربی متن لگایا گیا۔جب یہ کام واپس آیا تو آپ پھر لندن گئے اور تفصیل سے سارے کام کو ملاحظہ کیا کہ ترجمہ،عربی الفاظ کے سیٹنگ کی وجہ سے آگے پیچھے تو نہیں ہوگیا۔اس کام کے سلسلہ میں مکرم عبادہ بربوش صاحب(Abada Barbouche) نے کمپیوٹر کی مدد سے بے حد معاونت کی۔

آغاز سے لے کر پرنٹنگ کے مراحل تک جتنے اخراجات آئے وہ ڈاکٹر یوسف احمد ایڈوسئی صاحب نے اپنی جیب سے برداشت کئے۔کئی سال تک ہونے والے اخراجات ایک اندازہ کے مطابق پانچ ہزار گھانین سی ڈیز ہوں گے۔

پرنٹنگ کے لئے الحاج محمد ابراہیم بونسو صاحب نے 12 ہزار پاؤنڈ کی خطیر رقم پیش کی۔751 صفحات پر مشتمل اسانٹی چوئی زبان میں یہ قرآن مجید اکتوبر 2008ء میں تین ہزار کی تعداد میں انگلستان سے شائع ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2009ء کے دوسرے روز کے خطاب میں اس ترجمہ کا ذکر فرمایا۔اس ترجمہ پر مسلمانوں نے بے حد خوشی کا اظہار کیا۔

گھانا کے نیشنل یوتھ آرگنائزر نے بیساختہ کہا کہ:

"Now Mualams can not cheat us any more"

''اب مولوی حضرات (قرآن مجید کی تعلیمات کے حوالہ سے) ہمیں کسی دھوکہ میں نہیں رکھ سکتے''۔

اس ترجمہ کی ٹائپ سیٹنگ Mr.Shaibu Zakari نے کی۔اس ترجمہ کی پروف ریڈنگ میں مندرجہ ذیل احباب نے مدد کی:

(1)Mr.Abdul Rasheed Agyei Mensah.
(2)Mr. Anas Issah Adusei.
(3)Mr.Abdul Wahab Adusei.
(4)Mr. Abdul Hakeem Adomako Mensah- (London).
(5)Mr.Haroon Asamoah. (London)
(6)Mr. Saeed Achampong . (London)

اللہ تعالیٰ ان سب کو اس نیک کام کی جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین۔

اسانٹی چوئی زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کی تقریب رونمائی

مورخہ 28/مارچ 2009ء بروز ہفتہ بمقام ٹیچرز ہال(Teacher's Hall) اکرا،نیشنل ہیڈکوارٹر گھانا کی طرف سے ایک باوقار تقریب رونمائی کا اہتمام کیا گیا جس میں احمدی احباب وخواتین کے علاوہ مختلف طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے عمائدین نے شرکت کی۔تقریب کا آغاز سرکٹ مبلغ Mr.Issa Asamoah نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔اس کے بعد سرکٹ مبلغ Ahmad Boaheng نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ ''یاعین فیض اللہ والعرفان......'' کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔بعدہٗ مکرم حافظ طیب احمد طاہر صاحب استاد جامعہ احمدیہ گھانا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قرآن مجید کی مدح میں سے چند اشعار انگریزی ترجمہ کے ساتھ پیش کئے۔

مکرم الحاج حافظ احمد جبریل سعید صاحب نائب امیر ثالث نے ''قرآن کریم بطور ایک معجزہ'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید نے آج سے چودہ سو سال قبل جبکہ کوئی ان چیزوں کا تصور بھی نہ کرسکتا تھا بگ بینگ(Big Bang) اور دوسرے سائنسی رموز پیش کرکے آج کی دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر مبارک اوسئی کو یسی (Dr.Mubarak Osei Kwesi) نے تفصیل کے ساتھ قرآن مجید میں بیان شدہ ان سائنسی ایجادات کا ذکر کیا جنہیں آج کی سائنس تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔

اس تقریب کو اس وقت چار چاند لگ گئے جب مکرم امیر صاحب نے ڈائس پر تشریف لاکر امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ پیغام حاضرین کے سامنے پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے ازراہ شفقت خاص طور پر اس تقریب کے لئے ارسال فرمایا تھا۔پیغام کا اصل متن انگریزی میں تھا جس کا اردو ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

''میرے پیارے امیر صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ گھانا کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسانٹی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی توفیق ملی ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے اس پاک کلام کو مقامی لوگ اپنی زبان میں پڑھ سکیں۔میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی میں برکت ڈالے اور لوگوں کو اس پاک کتاب کو سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ یہ قرآن مجید ہی ہے جو دنیا اور انسانیت کے مسائل کا حل ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''قرآن کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے......وہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اور اس میں آئندہ اور گزشتہ خبریں موجود ہیں اور باطل کو اس کی طرف راہ نہیں ہے،نہ آگے سے نہ پیچھے سے۔اور وہ خدا تعالیٰ کا نور ہے''۔

('خطبہ الہامیہ'۔روحانی خزائن جلد 16صفحہ 103)

مزید حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن مجید کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''ہر یک فساد کی اسی زور سے مدافعت کرتا ہے کہ جس زور سے وہ آج کل پھیلا ہوا ہے۔اس کی تعلیم نہایت مستقیم اور قوی اور سلیم ہے گویا احکام قدرتی کا ایک آئینہ ہے اور قانون فطرت کی ایک عکسی تصویر ہے اور بینائی دل اور بصیرت قلبی کے لئے ایک آفتاب چشم افروز ہے''۔

(براہین احمدیہ۔روحانی خزائن جلد 1صفحہ82)

اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جو قرآن کریم کے اسانٹی زبان میں ترجمہ کی اس تقریب میں شامل ہیں بہترین جزا سے نوازے اور ان سب کے لئے ہدایت و برکت کا موجب بنائے۔اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔

والسلام خاکسار (دستخط)

(مرزا مسرور احمد۔خلیفۃ المسیح الخامس)''

تأثرات مہمانان کرام

اس پیغام کے بعد مختلف مہمانوں کو اپنے تأثرات کے اظہار کا موقع دیا گیا۔

✲...... ریورنڈ ڈاکٹر رابرٹ Aboagye Mensah، بشپ آف میتھوڈسٹ چرچ کے نمائندہ کے طور پر ریورنڈ Anthony Sackey نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید کا اسانٹی چوئی میں ہونے والا یہ ترجمہ گھانین کو قرآنی تعلیمات سمجھنے میں مدد دے گا۔

✲...... یونیورسٹی آف گھانا لیگون میں علم لسانیات کے پروفیسر Kofi Agyekum نے کہا کہ مَیں بے حد خوش ہوں کہ اب مَیں قرآن مجید ہاتھ میں لے کر پڑھ سکتا ہوں کیونکہ یہ اس زبان میں ہے جسے مَیں اچھی طرح سمجھ سکتا ہوں۔

آپ نے کہا کہ مَیں اچھی طرح سمجھتا ہوں کہ ایک صفحہ ترجمہ کرنا کتنا مشکل ہے کجا یہ کہ سارے قرآن مجید کا ترجمہ کرنا۔یہ بہت مشکل کام ہے۔مَیں ان سب لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے کسی بھی طرح اس میں ہاتھ بٹایا ہے''۔

✲......انفارمیشن کی وزارت کے ڈپٹی ڈائریکٹر Mr. B.M. Imoro نے کہا کہ ہمارا کام Communication ہے اور یہ ترجمہ ایک اچھا قدم ہے جو مذہب کو سمجھنے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔اس سے گھانین کو ان کی اپنی زبان میں اس الہامی کتاب کو سمجھنے کا موقع ملا ہے۔

اس کے بعد تقریب کے اس حصہ کا آغاز ہوا جس میں مختلف حفاظ نے مختلف موضوعات مثلاً قرآن کریم کا اعلیٰ مقام،امن،حرمت انسانیت،مسلمانوں اور عیسائیوں کے باہمی تعلقات،علم کا حصول،تمام انبیاء پر ایمان لانا اور عدل وغیرہ جیسے موضوعات پر سلیقہ سے چنی گئی مختلف آیات کی تلاوت کی اور ان کا ساتھ ساتھ انگریزی اور اسانٹی چوئی زبان میں ترجمہ پیش کیا جاتا رہا۔

بعدازاں مکرم مولانا ڈاکٹر عبدالوہاب آدم صاحب امیر ومشنری انچارج گھانا نے خطاب کیا اور کہا کہ اب تک جماعت احمدیہ کو دنیا کی 120 زبانوں میں قرآن مجید کی منتخب آیات کا ترجمہ کرنے کی توفیق مل چکی ہے جیسے انگریزی،یونانی،جاپانی،جرمن،ڈچ،سواحیلی اور یوروبا وغیرہ۔جماعت احمدیہ کے تراجم کی خوبی یہ ہے کہ ہمیشہ ترجمہ کے ساتھ اصل متن بھی ضرور دیا جاتا ہے تا کہ عربی متن کبھی بھی اپنی اہمیت نہ کھو پائے۔

آپ نے بتایا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ کسی الہامی کتاب کا اسانٹی چوئی زبان میں ترجمہ مکمل ہوا ہے۔

خطاب کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے حسب ارشاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مہمانوں اور قرآن کریم کے ترجمہ کے دوران مختلف مراحل پر خصوصی تعاون کرنے والے احباب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستخط شدہ قرآن کریم کے ترجمہ کی ایک ایک کاپی پیش کی۔

ترجمہ کی چند نمایاں خصوصیات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت اور مکرم مولانا ڈاکٹر عبدالوہاب آدم صاحب امیر ومشنری انچارج گھانا کی زیرنگرانی تیار ہونے والا یہ ترجمہ لندن سے دیدہ زیب کاغذ پر طبع ہوا ہے۔عربی متن یسرنا القرآن کی طرز پر ہے۔اس ترجمہ کی تیاری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے تراجم قرآن کو مدنظر رکھ کر کی گئی ہے۔قرآن مجید کے آخر پر فرہنگ اور قرآنی مضامین کی تفصیلی فہرست کے علاوہ بعض منتخب آیات کے حصوں یا الفاظ کی احمدیہ علم کلام کی روشنی میں وضاحت کی گئی ہے۔

ذرائع ابلاغ میں کوریج

اس تقریب رونمائی کی خبر دو نیشنل ٹی وی چینلز GTV اور Metro TV نے پیش کی۔اس کے علاوہ تین معروف قومی اخبارات نے اس تقریب کی رپورٹ درج ذیل طریق پر شائع کی۔

(1):اخبار Daily Guide نے اپنے 30/مارچ 2009ء کے شمارہ میں مکرم امیر صاحب کی تصویر کے ساتھ سہ کالمی جلی سرخی کے ساتھ اس عنوان سے خبر شائع کی

باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: رپورٹ دورہ یورپ از صفحہ نمبر 16

کے براہ راست الفاظ کیا ہیں۔ جو شوکت اور اثر نبی کی زبان میں ہے وہ کسی اور کی زبان میں نہیں ہوسکتا۔ اس لئے بہرحال ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے لٹریچر میں کہیں نہ کہیں، کوئی نہ کوئی کوٹیشن (quotation) اقتباس حضرت مسیح موعودؑ کا ضرور آنا چاہئے''۔

✿......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شوریٰ کے اجلاس کے آخر پر فرمایا:

''ایک اور بات مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ جماعت کی جو بھی میٹنگز ہوتی ہیں، چاہے غیروں کے ساتھ ہوں جماعتی روایات یہ ہیں کہ اس میں تلاوت ہونی چاہئے اور تلاوت ہمیشہ ہونی چاہئے، چاہے دو آیتوں کی تلاوت ہو جائے، چھوٹی سورۃ کی تلاوت ہو جائے۔

اور جیسا کہ مَیں کہہ چکا ہوں کہ اگر آپ لوگ، عہدیداران بھی یہ چاہتے ہیں کہ آپ کا اثر آپ کی جماعتوں پر بھی قائم ہو تو ایک تو یہ ہے کہ آپ کا اپنی جماعت کے افراد سے محبت اور پیار کا سلوک ہونا چاہئے۔ دوسرے ہر جو عہدیدار ہے اس کو یہ دیکھنا چاہئے کہ خلیفۂ وقت کی طرف سے مجھے کیا ہدایات مل رہی ہیں جن پر مَیں نے کاربند ہونا ہے۔ اگر ان پر آپ عمل نہیں کر رہے تو آپ کے کام میں بھی نہ برکت ہوگی اور نہ آپ کی کوئی بات مانے گا۔ غیر محسوس طریقے پر اگر آپ ان ہدایات پر عمل نہیں کر رہے اور اپنی ہدایات کو زیادہ اہمیت دے رہے ہیں۔ یا سمجھتے ہیں کہ اس کی Interpretaion آجکل کے حالات سے یہ ہے تو آپ کی باتوں میں کبھی برکت نہیں ہوگی۔ اور آپ کی باتوں میں، جن تک آپ پیغام پہنچانا چاہتے ہیں لوگ اگر عمل کر بھی لیں گے تو اس شوق سے نہیں کریں گے یا اس کے نتیجے خاطر خواہ نہیں نکلیں گے۔ اس لئے ہمیشہ اپنے آپ کو بھی اس نہج پر چلانے کی کوشش کریں کہ آپ زیادہ سے زیادہ ان ہدایات پر عمل کرنے والے ہوں۔ اپنے اخلاق کو درست کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے فرائض بھی انجام دیں۔ اور یہ سارے اپنے آپ کو ہر لحاظ سے بہتر کرنے کی کوشش کریں''۔

حضور انور نے فرمایا: ''صبح مَیں نے حضرت عمرؓ کے حوالہ سے ذکر کیا تھا کہ شوریٰ کے بغیر خلافت نہیں ہے۔ مشورے کا بے شک اللہ تعالیٰ کا حکم ہے آنحضرت ﷺ کا بھی حکم ہے۔ ''شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ'' کا حکم آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا ہے''۔ حضور انور نے فرمایا کہ ''خلیفۂ وقت کا آپؐ سے کوئی بلند مقام نہیں، کہ وہ مشورہ نہ کرے۔ یا مقامی طور پر کسی بھی عہدیدار کا چاہے وہ مقامی امیر ہے یا لوکل امیر ہے یا **نیشنل لیول پر کوئی عہدیدار یا امیر ہے اس کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ مشورہ نہ کرے۔ حضور انور نے فرمایا: مشورہ کرنا ضروری ہے اور پھر جو ملکوں کی مجالس شوریٰ ہیں جو بھی وہ مشورہ دیتی ہیں وہ وہاں فائنل نہیں ہو جاتا۔ وہ تو خلیفۂ وقت کو مشورہ دے رہی ہوتی ہیں جو خلیفۂ وقت تک پہنچتا ہے اور وہاں سے آخری فیصلہ ہو کر آتا ہے۔ اور خلیفۂ وقت کو اس فیصلے کا اختیار ہے کہ چاہے وہ بدل دے یا من وعن اسی طرح قبول کر لے۔** اس لئے اللہ تعالیٰ نے ''شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ'' کے بعد یہ نہیں فرمایا کہ ضرور ان کی بات ماننی ہے۔ پھر فرمایا ''اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ'' کہ جب فیصلہ کر لیا ہے چاہے اس مشورہ کے حق میں کیا یا اس مشورہ کے خلاف کیا تو پھر اللہ پر توکل کرو۔ یہی حکم آنحضرت ﷺ کو ہے، یہی خلفاء راشدین نے طریقہ اختیار کیا، اور یہی حضرت مسیح موعودؑ کا طریقہ تھا اور آگے آپ کی خلافت کا طریقہ ہے۔ **اس لئے بعض دفعہ یہ اعتراض بھی بعض جگہ سے اٹھ جاتا ہے کہ ہم نے تو یہ رائے دی تھی فیصلہ یہ ہو گیا۔ جو بھی آپ نے رائے دی تھی وہ رائے تھی وہ فیصلہ نہیں تھا۔ فیصلہ کا آخر میں اختیار، صوابدیدی اختیار (discretionary) اختیار خلیفۂ وقت کو ہے۔** جو بھی وہ فیصلہ کرے تو اس کو خوشی سے قبول کرنا چاہئے۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ایسی مخلص ہے کہ ذرا بھی چوں چراں نہیں کرتی۔ لیکن بعض ایسے دماغ ہوتے ہیں یا بعض نوجوانوں کی تربیت نہیں ہوتی یا بعض فتنہ انگیز لوگ، بیچ میں فتنہ پرداز ہوتے ہیں جو غلط باتیں کر جاتے ہیں خاموشی سے اور بغیر کسی کو ایسا تأثر دیئے کہ جس طرح وہ کوئی فتنہ پھیلانا چاہتے ہیں گویا معمولی سی بات ہوتی ہے۔ تو ہمیشہ یاد رکھیں کہ **جب فیصلہ خلیفہ وقت کی طرف سے آجاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے فیصلہ کر رہا ہوتا ہے اور اس کی پابندی کرنا پھر ہر ایک کا فرض بن جاتا ہے۔** اور اللہ تعالیٰ جماعت کی خاطر، حضرت مسیح موعودؑ کی خاطر، آپ کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے، خلیفۂ وقت کا اگر کوئی فیصلہ بظاہر غلط بھی لگ رہا ہوگا تو اس کے نتائج کبھی بھی اللہ تعالیٰ غلط نہیں ہونے دے گا۔ اس لئے ہمیشہ اس بات کو اپنے سامنے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ اپنے اپنے فرائض احسن رنگ میں انجام دے سکیں۔''

جماعت احمدیہ جرمنی کی یہ ایک روزہ مجلس شوریٰ شام پونے چھ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس شوریٰ کے کُل دو اجلاس ہوئے۔ پہلا اجلاس گیارہ بج کر دس منٹ پر شروع ہو کر پونے تین بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

بعد میں پروگرام کے مطابق دوسرا اجلاس چار بجے شروع ہوا جو شام پونے چھ بجے تک جاری رہا۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

اس دوسرے اجلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج 14 خاندانوں کے 78 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ سات احباب نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کی جماعتوں روئیٹنگن، کولون، آخن اور فرینکفرٹ کے علاوہ پاکستان سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سات بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم اسد محمود صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحوم کا تعلق جرمنی کی جماعت Pfelegeheim Liederbach سے تھا۔ آپ دو روز قبل بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

✿✿✿✿✿✿

21 ردسمبر 2009ء بروز سوموار:

جرمنی سے روانگی۔ ہالینڈ میں ورود مسعود

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات بجکر بیس منٹ پر مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق فرینکفرٹ (جرمنی) سے نن سپیٹ (Nunspeet) (ہالینڈ) کے لئے روانگی تھی۔ سوا دس بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے باوجود اس کے کہ ہر طرف برف کی تہیں بچھی ہوئی تھیں اور شدید سردی تھی اور درجہ حرارت نقطہ انجماد سے بارہ درجے نیچے تھا احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد جس میں عورتیں بچے اور بوڑھے بھی شامل تھے اپنے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ جامعہ کے طلبا الوداعی نظمیں پیش کر رہے تھے اور مرد و خواتین اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کو الوداع کہہ رہے تھے۔ سبھی دو رویہ کھڑے تھے۔ خواتین میں بعض ایسی عمر رسیدہ عورتیں بھی موجود تھیں جو Wheel Chair پر اتنی یخ بستہ سردی میں اپنے آقا کا دیدار کرنے اور الوداع کہنے آئی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے سب کے پاس سے گزرے۔ روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی اور سب کو بلند آواز میں السلام علیکم کہا اور گاڑی میں تشریف فرما ہوئے اور قافلہ آہستہ آہستہ خدا حافظ اور فی امان اللہ کی پرسوز دعاؤں میں اپنے اگلے پڑاؤ کے لئے عازم سفر ہوا۔

قریباً ڈیڑھ گھنٹے کے سفر کے بعد ایک سروس اسٹیشن پر کچھ دیر کے لئے رُکے اور پھر آگے سفر جاری رکھا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق 267 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد دو پہر ایک بجے ہائی وے کے اوپر واقع Hunex Ost Marche نامی ریسٹورنٹ کی بیرونی پارکنگ میں پہنچے۔ اس جگہ جماعت ہالینڈ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔

ہالینڈ سے حضور انور کے استقبال کے لئے آنے والے وفد میں مکرم ہبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ، مکرم عبدالحمید فن در فیلدن صاحب نائب امیر ہالینڈ، مکرم نعیم احمد صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ، مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ ہالینڈ، مکرم زبیر اکمل صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم طاہر احمد محمود صاحب ایڈیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم داؤد اکمل صاحب صدر خدام الاحمدیہ، مکرم لئیق احمد چوہدری، نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت، مکرم شیخ نعیم احمد صاحب صدر جماعت ایمسٹرڈم ساؤتھ ایسٹ اور مکرم مبشر احمد صاحب صدر انصار اللہ شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے اور از راہ شفقت ان تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ جرمنی سے مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج جرمنی، مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب نائب امیر جرمنی، مکرم عدیل عباسی صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم عبد اللہ سپرا صاحب اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی، اپنے خدام کی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے یہاں تک تشریف لائے تھے۔

یہاں دس منٹ قیام کے بعد نن سپیٹ (Nunspeet) ہالینڈ کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل جرمنی سے ساتھ آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مصافحہ کیا اور یہاں سے واپس فرینکفرٹ کے لئے روانہ ہو گئے۔

یہاں سے نن سپیٹ ہالینڈ کا فاصلہ 145 کلومیٹر کا ہے۔ ایک بجکر دس منٹ پر یہاں سے ہالینڈ کے لئے سفر شروع ہوا۔ پچاس کلومیٹر کے سفر کے بعد جرمنی کا بارڈر کراس کر کے ہالینڈ کی حدود میں داخل ہوئے۔ دو پہر دو بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت النور، نن سپیٹ تشریف آوری ہوئی۔ فرینکفرٹ جرمنی سے لے کر نن سپیٹ ہالینڈ تک قریباً چار صد کلومیٹر سے زائد فاصلہ جہاں تک نگاہ جاتی تھی سوائے برف کی تہوں کے برف کے تودوں کے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ برفانی موسم تھا اور شدید سردی تھی یہی حال نن سپیٹ میں تھا۔ ہر طرف برف ہی برف تھی مرد خواتین بچے اور بچیاں سردی کی شدت اور اس برفانی موسم کی پرواہ کئے بغیر اپنے آقا کے استقبال کے لئے صف آرا تھیں۔ جونہی حضور انور کی گاڑی بیت النور پہنچی بچیاں گروپس کی صورت میں خیر مقدمی نظمیں پیش کر رہی تھیں۔ احباب جماعت اور خواتین نے اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب کو بلند آواز سے السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور تشریف لا کر ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور جماعتی کچن میں تشریف لے گئے۔ کچن کے انچارج اور سیکرٹری ضیافت مکرم اسلم صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے کچن کے بڑے دیگچوں کے بارے میں دریافت فرمایا کہ پہلے ایک دوسری طرز کے بڑے دیگچے تھے جو ایک جگہ فکس تھے اور وہیں پر ان کی صفائی وغیرہ ہوتی تھی۔ سیکرٹری صاحب ضیافت نے بتایا کہ ان کی صفائی میں بھی مشکل تھی۔ ایک جگہ فکس ہونے کی وجہ سے اور دوبارہ کھانا پکانے کے لئے دیگچے کو خالی کرنا پڑتا تھا۔ اب ان کی جگہ دوسرے بڑے دیگچے حاصل کئے ہیں جن کی صفائی وغیرہ میں سہولت ہے۔ حضور نے کچن کے فرش کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ کچن کے فرش میں ایسا میٹریل استعمال کیا گیا ہے جو آگ نہیں پکڑتا۔ نیز شدید سردی میں یہ فرش گرم رہتا ہے۔ بعد میں حضور انور ڈائننگ

ہال میں تشریف لے گئے جہاں ایک دوست نے اپنے بچے کی بیماری کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کی۔ بعدازاں حضورانور نے لائبریری کا معائنہ فرمایا جو ریفرنس لائبریری ہے۔ حضور انور نے امیر صاحب ہالینڈ کو ہدایت فرمائی کہ **جو کتب قادیان اور لندن سے شائع ہوتی ہیں وہ منگوائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب کا جو سیٹ انوار العلوم ہے وہ بھی منگوائیں۔**

حضور نے امیر صاحب سے دریافت فرمایا کہ اس سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ امیر صاحب نے بتایا کہ ہم اس لائبریری کو اس طرح توسیع دے رہے ہیں کہ باقی جماعتوں میں بھی اس طرح کی ریفرنس لائبریری قائم ہو۔ ہم ہر کتب کے نو(9) سیٹ بنا رہے ہیں تا کہ باقی جماعتوں کو بھی مہیا کئے جاسکیں۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ سات بجے حضور انور نے تشریف لا کر بیت النور میں نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب بیعت

پروگرام کے مطابق نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی جس میں مراکش کے ایک جوان محمد سلا کی صاحب اور سوڈان کے ایک دوست المعز علی محمد صاحب نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر گزشتہ کچھ عرصہ میں احمدیت قبول کرنے والے نومبائعین نے بھی حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ محمد سلا کی صاحب نے بتایا کہ وہ الحوار المباشر اور لقاء مع العرب کے پروگرام MTA پر دو سال سے دیکھ رہے ہیں۔ 34 سال ان کی عمر ہے انہوں نے چھ ماہ قبل احمدی ہونے کا فیصلہ کرلیا تھا پہلے انہوں نے مسجد مبارک ہیگ میں فون پر رابطہ کیا۔ پھر ایمسٹرڈیم میں جماعت کے سنٹر بیت المحمود سے رابطہ کیا اور باقاعدہ جمعہ پر جماعت سینٹر آنا شروع کر دیا اور آج بیعت کی سعادت پا رہا ہوں۔

دوسرے بیعت کرنے والے المعز علی محمد نے بتایا کہ پندرہ سولہ سال قبل سے سوڈانی لوگوں کو دیکھتا تھا کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں قرآن پر عمل کرتے ہیں اور حدیثوں پر عمل کرتے ہیں مگر عملی طور پر ان میں مسلمانوں والی کوئی بات نہیں۔ ہم سب حقیقی طور پر عمل نہیں کر رہے۔ قرآن اور حدیث کی باتیں بہت اچھی ہیں مگر ہمارا عمل کچھ نہیں۔ آنحضرت ﷺ تو زمین میں دفن ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ مَیں اس عقیدہ کو غلط سمجھتا تھا۔ میرا خیال تھا کہ وحی کبھی بند نہیں ہو سکتی۔ مجھے MTA کا بالکل پتہ نہ تھا۔ آج سے سات ماہ قبل مَیں نے ٹیون (Tune) کرتے ہوئے MTA دیکھا اور پھر اس کو روزانہ دیکھتا رہا۔ الحوار المباشر کے پروگرام دیکھے۔ میری ساری غلط فہمیاں دور ہوگئیں۔ مَیں جونہی کالج سے گھر واپس پہنچتا آتے ہی MTA لگا کر بیٹھ جاتا۔ مَیں نے اپنے آپ کو احمدی سمجھنا شروع کر دیا۔ امسال رمضان المبارک سے قبل الحوار المباشر کے حوالہ سے جماعت لندن سے رابطہ ہوا۔ پھر جماعت ایمسٹرڈیم سے رابطہ ہوا اور آج بیعت کرنے کی توفیق پا رہا ہوں۔ اس نے بتایا کہ میری والدہ ایک سال قبل احمدی ہو چکی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان دونوں سے ان کے ہالینڈ کے قیام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ دونوں نے بتایا کہ انہیں یہاں لمبے عرصہ کے قیام کے لئے ویزا ملا ہوا ہے۔ ہالینڈ میں عربک ڈیسک کے انچارج مکرم ایمن عودہ صاحب نے کہا کہ ہمارے عرب ڈیسک میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ عرب ڈیسک اور ڈچ ڈیسک کی تعداد پاکستانیوں سے زیادہ ہونی چاہئے۔ بعد ازاں ان نومبائعین نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ ہال تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے مل کر ترانے اور گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ بعد ازاں پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش پر تشریف لے گئے۔

❁❁❁❁❁

22/دسمبر 2009ء بروز سوموار:

نن سپیٹ ہالینڈ سے لندن (برطانیہ) کے لئے روانگی

صبح ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج پروگرام کے مطابق نن سپیٹ (ہالینڈ) سے لندن برطانیہ کے لئے روانگی تھی۔ سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لے آئے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت خواتین بچے اور بچیاں مشن ہاؤس کے احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب ہالینڈ اور نیشنل سیکرٹری جائیداد سے Al Mere میں مسجد کی تعمیر کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ امیر صاحب نے بتایا کہ سال 2010ء میں اکتوبر نومبر میں تعمیر کا پروگرام ہے۔ AL Mere شہر جہاں جماعت کی یہ مسجد تعمیر ہونی ہے، نن سپیٹ سے ایمسٹرڈیم کی طرف جاتے ہوئے 70 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اس شہر کو 1971ء میں سمندر کے ایک حصہ کو خشک کر کے تعمیر کیا گیا تھا۔ 37 سال قبل یہاں صرف سمندر تھا اور آج ایک خوبصورت شہر ہے۔ یہاں آباد مکینوں کی تعداد ایک لاکھ 84 ہزار ہے۔ یہاں 2007ء میں جماعت کا قیام عمل میں آیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ ہالینڈ کے دوران 13/ اکتوبر 2009ء کو ایمسٹرڈم جاتے ہوئے راستہ میں Al Mere شہر میں رُک کر مجوزہ قطعہ زمین کا معائنہ فرمایا۔ کونسل پہلے ہی اس علاقہ میں مسجد کی تعمیر کی اجازت دے چکی ہے۔ دس بجکر بیس منٹ پر لندن کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ شہر کی اندرونی سڑکیں تو برف کے نیچے دبی ہوئی تھیں البتہ موٹر وے بالکل صاف تھی۔ یہاں ان ممالک میں حکومت کے متعلقہ محکمے موٹر وے سے مختلف طریقوں اور مشینری کی مدد سے بہت جلد برف ہٹاتے ہیں اور راستہ صاف کرتے ہیں۔ قافلہ کی گاڑیاں شہر کی اندرونی سڑکوں پر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی موٹر وے تک پہنچیں۔ قریباً 170 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد ہالینڈ کے شہر Breda اور بلجیم کے شہر Antwerpen کے درمیان ہالینڈ کا بارڈر عبور کر کے بلجیم کی حدود میں داخل ہوئے اور سفر جاری رکھا۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق بلجیم کے شہر Gent سے دس کلومیٹر پہلے مین ہائی وے پر رک کر ایک ریسٹورنٹ میں دوپہر کا کھانا کھایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی ایک ٹیم اس انتظام کے لئے پہلے ہی وہاں پہنچی ہوئی تھی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد ایک بجکر 35 منٹ پر یہاں سے فرانس کی بندرگاہ Calais کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ہالینڈ سے آنے والے جماعتی عہدیداروں کو شرف مصافحہ بخشا۔ ہالینڈ سے درج ذیل احباب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو فرانس کی بندرگاہ Calais تک الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے۔ امیر صاحب ہالینڈ، عبدالحمید صاحب نائب امیر ہالینڈ، نعیم احمد صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ، حامد کریم صاحب مبلغ ہالینڈ، نیشنل جنرل سیکرٹری، ایڈیشنل جنرل سیکرٹری، نیشنل سیکرٹری صنعت و تجارت، صدر صاحب جماعت ایمسٹرڈم ساؤتھ ایسٹ، مکرم حنیف صاحب نیشنل سیکرٹری جائیداد، اور صدر خدام الاحمدیہ اپنی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ اس وفد میں شامل تھے۔

ان سبھی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ یہاں سے آگے روانہ ہوئے اور 130 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد بلجیم کا بارڈر عبور کرنے کے بعد فرانس کی حدود میں داخل ہوئے اور مزید 56 کلومیٹر کے سفر کے بعد تین بجکر دس منٹ پر فرانس کی بندرگاہ Calais پہنچے۔ ہالینڈ سے قافلے کے ساتھ آنے والی گاڑیاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو رخصت کر کے واپس ہالینڈ کے لئے روانہ ہوئیں۔ امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد چار بجکر دس منٹ پر جہاز راں کمپنی PLO کی فیری PAID OF NDY BURGUR میں سوار ہوئے۔ فیری کی انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلے کی گاڑیوں کو Priority کی بنیاد پر بورڈ کیا۔ گاڑیاں فیری کے اندر پارک ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ چار بجکر 25 منٹ پر فیری Calais کی بندرگاہ سے برطانیہ کی بندرگاہ Dover کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ 45 منٹ کے سفر کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق پانچ بجکر دس منٹ پر بندرگاہ Dover پر لنگر انداز ہوئی۔ (فرانس اور برطانیہ کے وقت میں ایک گھنٹے کا فرق ہے برطانیہ کا وقت فرانس سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے) Dover پورٹ پر مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر UK، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج UK، مکرم اخلاق انجم صاحب (وکالت تبشیر)، مکرم ظہور احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم ناصر انعام صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ UK، صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب، مکرم صدر صاحب انصار اللہ، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص، اور خدام الاحمدیہ کی سیکورٹی ٹیم حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھی۔ ساڑھے پانچ بجے Dover پورٹ سے روانہ ہو کر سات بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد فضل لندن تشریف آوری ہوئی جہاں بڑی تعداد میں احباب مرد خواتین بوڑھے بچے اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی مسجد فضل لندن کے بیرونی گیٹ سے احاطہ کے اندر داخل ہوئی احباب جماعت نے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ احباب جماعت نے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور گاڑی سے نیچے اترے تو امیر صاحب UK نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ خواتین اور بچیاں مسجد کے سامنے والے احاطہ میں کھڑی تھیں۔ حضور انور اید اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت نصیب ہوا۔ بچیوں نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب کو ہدایت فرمائی کہ اب نماز کی تیاری کریں، ساڑھے سات بجے حضور انور اید اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اید اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس سفر میں جن افراد کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قافلہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن) مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) مکرم میر محمد احمد صاحب (نائب افسر حفاظت خاص) مکرم ناصر احمد سعید صاحب، مکرم محمود احمد خان صاحب، مکرم خواجہ عبدالقدوس صاحب (کارکن عملہ حفاظت)، مکرم ندیم احمد امینی صاحب، اور خاکسار عبدالماجد طاہر۔

مکرم بشیر احمد صاحب کو اس سفر میں حضور انور کی گاڑی ڈرائیو کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔ مکرم ندیم امینی صاحب جماعت بریڈفورڈ UK نے مع گاڑی اپنی خدمات پیش کیں۔

❁❁❁❁❁

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

جماعت احمدیہ ماریشس (Mauritius) کے
48ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت اور کامیاب انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: مظفر سدھن مبلغ سلسلہ ماریشس)

الحمدللہ امسال بھی جماعت احمدیہ ماریشس کو اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے مورخہ 11 تا 13 دسمبر 2009ء اپنے 48ویں جلسہ سالانہ کے بابرکت اور کامیاب انعقاد کی توفیق ملی ۔ یہ دوسری مرتبہ ہے کہ جلسہ ملک کے دارلحکومت پورٹ لوئیس کے فری پورٹ نمائشی سنٹر کے وسیع وعریض ہال میں منعقد کیا گیا۔

مورخہ 10 دسمبر کی شام کو مکرم محمد امین جواہر صاحب امیر جماعت احمدیہ ماریشس نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ کیا ۔ آپ نے معائنہ کا آغاز Pailles میں لنگر خانہ دیکھنے سے کیا جس کے بعد جلسہ گاہ تشریف لے گئے ۔ جلسہ گاہ میں کتب سلسلہ، تعلیم، تبلیغ اور وصیت کے سٹالز کا معائنہ کرنے کے بعد تصویری نمائش دیکھی ۔ جلسہ گاہ کے داخلی دروازہ پر رجسٹریشن آفس کا جائزہ لیا۔ مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہوں کے معائنہ کے بعد ایک مختصر تقریب میں تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم امیر صاحب نے کارکنان کو ہدایات دیں اور جلسہ کے کامیاب انعقاد کے لئے دعا کروائی۔

جلسہ سالانہ کا پہلا روز

11/دسمبر بروز جمعۃ المبارک تمام افراد جماعت نے جلسہ گاہ میں ہی نماز جمعہ ادا کی ۔ مکرم امیر صاحب نے خطبہ جمعہ دیا۔ جس میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ سالانہ سے متعلق ایک خطبہ کا مقامی کریول زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ نماز جمعہ کے بعد چائے کا وقفہ کیا گیا۔

افتتاحی اجلاس

بعد دوپہر تین بجکر پندرہ منٹ پر مکرم ومحترم امیر صاحب ماریشس نے لوائے احمدیت اور نائب امیر ماریشس مکرم شمس وارث علی صاحب نے ماریشس کا جھنڈا لہرایا ۔ مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی ۔ اس کے بعد جلسہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ تلاوت ونظم اور ان کے مقامی زبان میں ترجمہ کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر خاکسار مظفر سدھن مبلغ سلسلہ ماریشس نے ''حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ رحمۃ للعالمین'' کے موضوع پر کی ۔ اس کے بعد دوسری تقریر نائب امیر مکرم شمس وارث علی صاحب نے ''جماعت احمدیہ ماریشس کی صدسالہ جوبلی تقریبات کا پروگرام'' کے موضوع پر کی ۔ ایک نظم مکرم فضل دین جولفو صاحب نے ترنم سے پڑھی۔ اس کے بعد تمام جلسہ حاضرین نے MTA کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا Live خطبہ جمعہ دیکھا اور سنا۔ مکرم امیر صاحب نے مقامی زبان کریول میں خطبہ کا رواں ترجمہ پیش کیا ۔ اس طرح پہلا اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ کھانے کے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔

دوسرا روز

حسبِ پروگرام دوسرے روز کا آغاز مرکزی مسجد دارالسلام روز ہل میں باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر مکرم موعیظ سوقیا صاحب نے درس دیا۔ اس کے بعد تمام احباب نے اجتماعی ناشتہ میں شرکت کی۔

پہلے اجلاس کا آغاز صبح ٹھیک دس بجے تلاوت قرآن کریم اور اس کا مقامی زبان میں ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ مکرم شہزاد بدھن صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا منظوم کلام 'میرے درد کی جو دوا کرے' ترنم سے پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم موسیٰ تیجو صاحب نے کی ۔ اس تقریر میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا جلسہ سالانہ یوکے 2009 کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ سے خطاب کا مقامی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ دوسری تقریر مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم حفیظ سوقیا صاحب نے کی آپ کی تقریر کا عنوان تھا "ہم گناہ سے کس طرح نجات پا سکتے ہیں"۔ اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر مکرم امیر صاحب ماریشس کی تھی ۔ آپ نے مردانہ جلسہ گاہ سے ہی لجنہ کو تربیتی موضوع پر خطاب کیا ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا جلسہ سالانہ تنزانیہ 2005 کے موقعہ پر لجنہ سے خطاب کا ترجمہ پیش کیا۔

ظہر اور عصر کی نمازوں اور کھانے کے وقفہ کے بعد دوسرے روز کے دوسرا اجلاس میں تلاوت ونظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں ۔ پہلی تقریر صدر صاحب مجلس انصاراللہ مکرم مختار دین تیجو صاحب نے منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں مقامی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تربیتی موضوعات پر منتخب تحریرات پڑھ کر سنائیں ۔ دوسری تقریر نائب امیر ومبلغ انچارج ماریشس مکرم بشارت نوید صاحب کی تھی ۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا تبلیغ کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں ۔ آپ نے اس تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کے اقتباسات پڑھ کر سنائے اور اس طرح تبلیغ کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اس تقریر کے ساتھ اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی ۔ اس کے بعد چائے کا وقفہ ہوا۔

خصوصی اجلاس

چار بجے بعد دوپہر خصوصی اجلاس شروع ہوا جس میں ملک کی سماجی، سیاسی اور مذہبی شخصیات شرکت کرتی ہیں اور ان میں سے بعض کو حاضرین جلسہ سے خطاب کی دعوت بھی دی جاتی ہے ۔ تلاوت مکرم جمیل تیجو صاحب نے کی اور اس کا ترجمہ مکرم فواد لال بہاری صاحب نے پیش کیا۔ مکرم مبارک سلطان غوث صاحب نے مختصر الفاظ میں تمام معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جلسہ میں شرکت پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد ممبر نیشنل اسمبلی مکرم Ajay Ganesh صاحب نے حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ سے بہت متأثر ہیں ۔ باقاعدہ جماعت کی ویب سائٹ میں جاکر مطالعہ کرتے رہتے ہیں ۔ انہوں نے ماریشس میں جماعت کے کردار کو سراہا اور اسے دوسروں کے لئے ایک نمونہ قرار دیا۔

ان کے بعد ماریشس کی نیشنل اسمبلی کے سپیکر جناب Kailash Prayag نے حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج دنیا کو جماعت کے نعرے محبت سب کے لئے ،نفرت کسی سے نہیں کی سب سے زیادہ ضرورت ہے ۔ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم سب مل کر اس دنیا کو امن گہوارا بنا دیں ۔ انہوں نے کہا آج جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے ہمیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے ۔ انہوں نے جلسہ پر مدعو کرنے پر جماعت ماریشس کا شکریہ ادا کیا۔ اس اجلاس میں روز ہل کے میئر نے بھی شرکت کی۔

اجلاس کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کیا۔ اس موقعہ پر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے جلسہ سالانہ کینیڈا 1996ء کے اختتامی خطاب کا خلاصہ پیش کیا۔ اور جماعت کی طرف سے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور آخر پر دعا کروائی۔

تیسرا اور آخری روز

جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری روز کا آغاز بھی حسبِ روایت نماز تہجد سے ہوا ۔ بعد نماز فجر جماعت فرانس کے نمائندہ مکرم عمر احمد صاحب نے درسِ قرآن دیا۔ اس کے بعد تمام احبابِ جماعت نے اجتماعی ناشتہ میں شرکت کی۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس کی کارروائی پروگرام کے مطابق صبح ٹھیک 9 بجکر 15 منٹ پر شروع ہوئی ۔ مڈغاسکر سے آئے نمائندہ مکرم ابراہیم صاحب نے تلاوتِ قرآن کریم پیش کی جس کا ترجمہ مکرم نوراللہ رسول صاحب نے پڑھا ۔ وقفِ نو بچوں نے کورس میں ترنم سے نظم پڑھ کر سنائی ۔ اس کے بعد فرانس اور مڈغاسکر کے نمائندگان نے مختصر تقاریر کیں۔

اس اجلاس پہلی کی تقریر مکرم مبارک بدھن صاحب نے نظام خلافت پر کی اور دوسری تقریر صدر احمدیہ آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن و نائب امیر UK مکرم اکرم احمدی صاحب نے کی ۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''خلافت انسانیت کے لئے بطور رحمت'' آپ نے اپنی تقریر میں خلافت کی برکت سے افریقہ کے دُور دراز علاقوں میں انسانیت کی خدمات کی تفصیل سے آگاہ کیا۔

اس اجلاس کی آخری اور جلسہ کی اختتامی تقریر مکرم محمد امین جواہر صاحب امیر جماعت ماریشس نے کی ۔ اس تقریر میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے خطبہ 12 جنوری 1968 کا کریول زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس جلسہ کی ایک نمایاں بات یہ تھی کہ اس مرتبہ پہلی بار جلسہ کی تمام کارروائی جماعت ماریشس کی ویب سائٹ www.ahmadiyya.mu پر براڈ بینڈ کے ذریعہ Live ٹیلی کاسٹ کی گئی ۔ اس طرح دنیا بھر میں جلسہ کی کارروائی کو دیکھا گیا ۔ خاص طور پر دنیا کے مختلف ملکوں میں رہنے والے ماریشن احمدیوں نے جلسہ کی تمام کارروائی کو دیکھا اور سنا اور اسے بہت پسند کیا۔

جلسہ کے دوران سال میں وفات پانے والوں کے لئے دعا کی گئی ۔ قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے والے بچوں کی تقریبِ آمین ہوئی ۔ قرآن کریم حفظ کرنے والے اور امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات اور اسناد سے نوازا گیا۔

اس جلسہ میں فرانس ،انگلینڈ، جرمنی ،کینیڈا، امریکہ اور مڈغاسکر سے احمدی احباب نے شرکت کی ۔ جلسہ کی کل حاضری 2500 رہی ۔

اللہ کے فضل سے 48واں جلسہ سالانہ ماریشس بھرپور اور کامیاب انعقاد کے بعد اپنے اختتام کو پہنچا۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت ماریشس کو اپنے خاص فضلوں سے نوازتا چلا جائے اور خلافت کے زیر سایہ مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

بقیہ: تراجم قرآن کریم کی اشاعت
از صفحہ نمبر 9

"Twi Quran Launched"۔

(2): روزنامہ The Daily Graphic نے اپنے 2/اپریل 2009ء کے شمارہ کے صفحہ 54 پر دو کالمی یہ سرخی لگائی:

"Ameer Launches Asanti Twi Translation of Quran."

(3): ہفتہ وار The Chronicle نے اپنے 3/اپریل کے شمارہ کے صفحہ 8-9 پر مکرم امیر صاحب کی تصویر کے ساتھ درج ذیل سہ کالمی خبر شائع کی:

"Asanti Twi Quran outdoored"

(4) اخبار "The Ghanian Times" نے 14/اپریل 2009ء کے شمارہ میں مندرجہ ذیل دو کالمی سرخی لگائی:

"Asanti Twi Holy Quran Launched"

اشانٹی قبیلہ کے بادشاہ کو قرآن مجید اسانٹی ترجمہ کا تحفہ

اسانٹی ترجمہ قرآن کی باقاعدہ تقریب رونمائی سے قبل مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر ومشنری انچارج گھانا نے بعض دیگر جماعتی عہدیداران کے ہمراہ مورخہ 18/فروری 2009ء بروز بدھ اشانٹی قبیلہ کے بادشاہ کو اسانٹی چوئی زبان میں ہونے والے قرآن مجید کے ترجمہ کی پہلی کاپی بطور تحفہ پیش کی ۔ یہ تقریب کماسی شہر میں بادشاہ کے Mini Darbar کی صورتمیں منعقد ہوئی جس میں اشانٹی قبیلہ کے بادشاہ Otumfo Osei Tutu ii Asantehene نے دیگر قبائلی چیفس اور اہم شخصیات کے ساتھ مکرم امیر صاحب اور دیگر جماعتی عہدیداران کو خوش آمدید کہا اور ترجمہ کی کاپی دیئے جانے پر خوشنودی کا اظہار کیا۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج کا دن بہت بابرکت ہے کہ آج میری ہی زبان میں قرآن مجید میسر آیا ہے اور انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ اس کتاب کو ضرور پڑھیں گے۔ (اشانٹی قبیلہ کے یہ بادشاہ مذہبًا عیسائی ہیں)۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے ۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

نماز جنازہ حاضر

سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 30نومبر 2009ء قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن میں **مکرم جاوید اقبال صاحب (آف ریڈبرج۔یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحوم 26۔نومبر 2009ء کو لمبی بیماری کے بعد 47 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ 1984 میں بیعت کرکے جماعت میں داخل ہوئے اوراپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ نہایت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اورایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم چوہدری غلام سرورڈانج صاحب (سابق صدر جماعت قلعہ کالروالا)

مرحوم یکم ستمبر 2009ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے دومرتبہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ اوردومرتبہ صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم موصی تھے۔پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نہایت دعا گو، مہمان نواز، منکسر المزاج، خلافت سے والہانہ عقیدت رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(2) مکرمہ نصرت رحمان بھٹہ صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن بھٹہ صاحب۔جرمنی)

مرحومہ 16 نومبر 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحومہ کو اپنے میاں کے ساتھ 19 سال نائیجیریا میں وقف عارضی کے تحت خدمت کا موقع ملا۔مشکلات اور تکالیف کو ہمیشہ صبر اور شکر سے برداشت کیا کرتی تھیں۔نائیجیریا میں شوگر اور عارضۂ قلب کی بیماری میں مبتلا ہوگئی تھیں لیکن بیماری کا یہ عرصہ بڑے صبر وتحمل سے گزارا۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، نیک اور صاحب رؤیا خاتون تھیں۔جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔خلافت کے ساتھ محبت ووفا کا گہرا تعلق تھا۔مرحومہ نے پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم خلیل الرحمٰن صاحب (ابن مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب۔سابق امیر ضلع ساہیوال)

آپ آجکل اسلام آباد میں رہائش پذیر تھے اور گزشتہ 3 دن سے لاپتہ تھے۔معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آپ کے ایک ملازم نے سفر کے دوران آپ کو Shoot کردیا ہے جس سے آپ جانبر نہ ہوسکے اور موقع پر ہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ آپ 22نومبر 2009ء کو اپنے ایک ملازم کے ساتھ ساہیوال سے اسلام آباد کے لئے سفر پر روانہ ہوئے تھے۔جس کے بعد نہ تو ساہیوال سے کسی نے ان کے اسلام آباد پہنچنے کی تصدیق کی اور نہ ہی اسلام آباد سے ان کے گھر والوں نے ان کے ساہیوال سے چلنے کا پتہ کیا۔23 نومبر کو ان کے گھر والوں نے ان کے موبائیل پرفون کیا تو موبائیل بند تھا۔جس شخص کے ساتھ وہ گئے تھے اس نے ساہیوال میں بتایا کہ مَیں ان کو اسلام آباد چھوڑ آیا ہوں اور اسلام آباد میں بتایا کہ وہ سرگودھا ائربیس میں کسی کو ملنے کے لئے اتر گئے تھے۔پولیس نے جب اس ملازم سے تفتیش کی تو اس نے بتایا کہ اس نے مکرم خلیل الرحمان صاحب کو قتل کرکے لاش چکوال میں کہیں پھینک دی تھی۔

آپ ائرفورس کے ریٹائرڈ ونگ کمانڈر اور ایک ہر دلعزیز آفیسر تھے۔مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ رفاہی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہنے والے، پنجوقتہ نماز کے پابند، پرہیزگار، مہمان نواز، غریبوں کے ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔پسماندگان میں بوڑھی والدہ اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم نصیب احمد صاحب قمر (آف لاہور کینٹ)

14 جون 2009ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کا جماعت کے ساتھ اخلاص ووفا کا گہرا تعلق تھا۔تمام چندہ جات بروقت ادا کرتے تھے۔نہایت سادہ اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے نیک انسان تھے۔آپ کو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ڈرائیور کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔

(5) مکرم کرنل (ریٹائرڈ) سید عبدالستار باسط صاحب۔

29۔اگست 2009ء کو حرکت قلب بند ہونے سے 47 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے ساری زندگی جماعت سے وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا۔ریٹائرمنٹ کے بعد عرصہ ڈیڑھ سال سے خوشاب میں NCL میں ڈسٹرکٹ پراجیکٹ مینجر کے عہدہ پر کام کررہے تھے۔نماز باجماعت کے پابند، غریبوں کے ہمدرد اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

۞۞۞۞۞۞

سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 9دسمبر 2009ء قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرم نذیر احمد ملک صاحب (ابن مکرم عبدالسبحان ملک صاحب** مرحوم۔لندن) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

7۔دسمبر 2009ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ حضرت مولوی اللہ دتہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔گزشتہ 45 سال سے یوکے میں رہائش پذیر تھے۔ نیک مخلص، خوش اخلاق اور جماعت سے گہرا تعلق رکھتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اوردو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ تاج نسرین صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالمنان صاحب۔آف مجوکہ۔خوشاب)

25 نومبر 2009ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے صدر لجنہ خوشاب کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔خوشاب اور ربوہ میں کثیر تعداد میں احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کا موقعہ بھی ملا۔عبادت گزار، دعا گو اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ) اور مکرم منصور احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

(2) مکرم شریف احمد پیرکوٹی صاحب (آف حافظ آباد)

2۔دسمبر 2009ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ حضرت میاں نور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔مرحوم نے اپنی زندگی کا زیادہ عرصہ حافظ آباد میں گزارا جہاں زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔چند سال سے ربوہ میں رہائش پذیر تھے۔فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے اور نہایت نیک اور مخلص انسان تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم فہیم احمد خادم صاحب (مربی سلسلہ غانا) اور مکرم نصیر احمد شریف صاحب (معلم اصلاح وارشاد مرکزیہ) کے والد تھے۔

(3) مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب۔(آف جرمنی)

13 نومبر 2009ء کو بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔مرحوم باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والے، غیرت مند اور فدائی وجود تھے۔نماز، روزانہ تلاوت اور نماز تہجد کی بہت پابندی کرتے اور رمضان میں باقاعدہ اعتکاف بھی بیٹھا کرتے تھے۔آپ کو حج کرنے اور بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ایک لمبا عرصہ جماعت Luedenscheid کے صدر رہے۔ وفات کے وقت مقامی جماعت کے سیکرٹری تعلیم اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پارہے تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ حلیمہ ناصرہ صاحبہ (اہلیہ مکرم منظور احمد شاد صاحب۔جرمنی)

آپ 27 نومبر 2009 کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔شادی سے قبل اپنے گاؤں میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔بعدازاں کراچی میں 21 سال تک احمدی اور غیر احمدی بچوں کو اپنے گھر میں قرآن کریم پڑھانے کا موقعہ ملا۔جرمنی آنے کے بعد بھی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم چوہدری شریف احمد کاہلوں صاحب (آف چک نمبر 117 چھور ضلع شیخوپورہ۔حال مقیم جرمنی)

31۔اکتوبر 2009ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحوم نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی نظام کی پوری اطاعت کرنے والے مخلص انسان تھے۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرم بشیر احمد باجوہ صاحب۔(آف مانچسٹر)

28 نومبر 2009ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے مانچسٹر جماعت میں بطور جنرل سیکرٹری خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت کے ساتھ اخلاص ووفا کا گہرا تعلق تھا اور اپنے تمام چندہ جات بروقت ادا کیا کرتے تھے۔

(7) مکرم عبداللطیف صاحب شاہ کوٹی (آف کراچی)

4۔مئی 2009ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم موصی تھے۔ جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی کے ساتھ شامل ہوتے اور اپنے چندہ جات بروقت ادا کرتے تھے۔جماعت کا درد رکھنے والے نہایت نیک اور پرہیزگار انسان تھے۔

۞۞۞۞۞۞۞

سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 30دسمبر 2009ء قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مولانا عنایت اللہ خلیل صاحب مرحوم**۔سابق مبلغ مشرقی افریقہ) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحومہ 29دسمبر 2009ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ انتہائی نیک، وفا شعار اور متوکل خاتون تھیں۔ اپنے میاں کے ساتھ افریقہ میں بڑی ہمت کے ساتھ وقف کو نبھانے میں ساتھ دیتی رہیں اور بچوں کو قرآن کریم پڑھانے میں اپنی زندگی صرف کی۔1976ء سے آپ یوکے میں مقیم تھیں۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم نعیم احمد صاحب۔ کراچی)

7۔مارچ 2009ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔نہایت مخلص اور احمدیت سے بے حد پیار کرنے والی نیک خاتون تھیں۔آپ مکرم نذیر احمد صاحب پشاوری درویش قادیان کی بیٹی تھیں۔

(2) مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب (فاروق آباد شیخوپورہ)

21۔جولائی 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ اپنی جماعت فاروق آباد کے سیکرٹری مال اور سیکرٹری موصیان کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ بہت مخلص اور جماعت کے ایک فعال کارکن تھے۔مرحوم موصی تھے۔ابراہیم فرشتہ کے نام سے مشہور تھے۔

(3) مکرم شمیم احمد سنوری صاحب (ابن مکرم رشید احمد سنوری صاحب۔لاہور)

کچھ عرصہ قبل وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے لاہور کے مختلف حلقوں میں سیکرٹری مال، صدر جماعت اور امین کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔خلافت سے ایک والہانہ لگاؤ تھا۔نماز باجماعت کی ہمیشہ پابندی کرتے اور تمام جماعتی فنکشنز اور میٹنگز میں باقاعدگی سے شامل ہوتے۔

(4) مکرمہ صغریٰ شمشاد صاحبہ (اہلیہ مکرم بشیر اختر صاحب۔گلستان کالونی فیصل آباد)

مرحومہ 21 جولائی 2008ء کو 68 کی سال میں عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ غریبوں کی ہمدرد، مالی قربانی کا جذبہ رکھنے والی اور جماعتی پروگراموں میں بڑے ذوق وشوق سے حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

۞۞۞۞۞۞۞

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

بعداز خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

〈آنحضور ﷺ کی شان میں نامور غیرمسلموں کا خراج عقیدت〉

ماہنامہ ''السلام'' بیلجیم اپریل 2008ء میں آنحضرت ﷺ کی شان میں نامور غیرمسلموں کی بعض تحریریں پیش کی گئی ہیں۔ (مرسلہ: جویریہ شریف چوہدری صاحبہ)

☆ مصنف مائیکل ہارٹ ''محمد ...... دنیا کا سب سے بڑا مؤثر انسان'' کے عنوان سے اپنی کتاب: "A Ranking of the most influential persons of History" میں لکھتے ہیں: ''دنیا کی مؤثر ترین شخصیات کی فہرست میں پہلے نمبر پر محمدؐ کا انتخاب کرنے پر غالبًا کچھ لوگ حیران ہونگے اور کچھ شاید استفسار بھی کریں گے، لیکن تاریخ انسانی میں آپ وہ تنہا شخصیت ہیں جو مابہ الامتیاز مذہبی اور دینوی سطحوں پر کامیاب رہے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ کا نسب اگرچہ منکسرالمزاج خاندان سے تھا اس کے باوجود انہوں نے نہ صرف دنیا کے ایک عظیم مذہب کی بنیاد رکھی بلکہ اس کی وسیع اشاعت وتشہیر کے بھی وہی بانی مبانی تھے اسی وجہ سے وہ مؤثر سیاسی لیڈر بھی بن گئے آج ان کی رحلت کے تیرہ صدیوں بعد بھی ان کا اثر بہت طاقتور اور وسیع ہے''۔

☆ یورپین مؤرخ مسٹر آرتھر اپنی کتاب ''ہسٹری آف اسلام'' میں لکھتے ہیں: ''محمد ﷺ کے اخلاق نہایت اعلیٰ تھے۔ ان کی سادگی اور پرہیزگاری کا تمام محققین کو اعتراف ہے۔ وہ نہایت رحمدل پیغمبر تھے''۔

☆ فرانسیسی مصنف ڈاکٹر لیبان لکھتے ہیں: ''آپؐ اپنے نفس پر قادر تھے۔ آپؐ کی سادگی اور انکسار قابل تعریف ہے۔ آپؐ انتہا درجہ کے رحمدل اور اعلیٰ اخلاق رکھنے والے پیغمبر تھے''۔

☆ یورپین محقق مسٹر اسٹینلے لین پول اپنی کتاب "Speaches of Muhammad" میں لکھتے ہیں کہ: ''آپ ﷺ نہایت با اخلاق اور رحمدل مصلح تھے، آپؐ کی خدا پرستی اور عظیم فیاضی تعریف کی مستحق ہے۔ بے شک آپؐ ایک مقدس پیغمبر تھے۔''

☆ مسٹر ٹامس کارلائل اپنی کتاب "Heroes and Hero Worship" میں رقمطراز ہیں کہ: ''صاف شفاف پاکیزہ روح رکھنے والے محمدؐ دنیوی ہوا وہوس سے بالکل بے لوث تھے۔ اُن کے خیالات نہایت متبرک اور اُن کے اخلاق نہایت اعلیٰ تھے''۔

☆ مؤرخ مسٹر گبن لکھتے ہیں: ''ہر انصاف پسند شخص یقین کرنے پر مجبور ہے کہ محمد ﷺ کی تبلیغ و ہدایت خالص سچائی پر مبنی تھی اور اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ ایک پاکباز اور مقدس بزرگ تھے۔''

☆ روسی محقق کانٹ ٹالسٹائی اپنی تصنیف "Brain of Islam" میں لکھتے ہیں: ''حضرت محمد ﷺ ایک اولوالعزم اور مقدس مصلح تھے، وہ دنیا میں مصلح اعظم بن کر آئے۔ بلا شک وہ سچے پیغمبر، بغایت متواضع، خلیق اور صاحب بصیرت تھے''۔

☆ ڈاکٹر گستاد ویل آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے متعلق یوں گویا ہیں کہ ''محمدؐ نے اپنے لوگوں کے لئے ایک روشن نمونہ قائم کیا آپؐ کے اخلاق پاک اور بے عیب ہیں۔ آپؐ کی سادگی، آپؐ کی انسانی ہمدردی، آپؐ کا مصائب میں استقلال، آپؐ کا طاقت کے وقت فروتنی اختیار کرنا، آپؐ کی مضبوطی، آپؐ کی کفایت شعاری، آپؐ کا درگزر، آپؐ کی متانت، آپؐ کا قوت کے وقت عاجزی کا اظہار کرنا، آپؐ کی حیوانوں کے لئے رحمدلی، آپؐ کی بچوں سے محبت، آپؐ کا انصاف اور عدل کے اوپر غیر متزلزل ہوکر قائم ہونا۔ کیا دنیا کی تاریخ میں کوئی اَور مثال ہے جہاں اس قدر اعلیٰ اخلاق ایک ہی شخص کی ذات میں جمع ہوئے ہیں''۔

☆ یورپین عالم مسٹر باسورتھ "Muhammad and Muhammaden Islam" میں لکھتے ہیں کہ: ''اگر یہ پوچھا جائے کہ افریقہ بلکہ کُل دنیا کو مسیحی مذہب نے زیادہ فائدہ پہنچایا یا اسلام نے؟ تو جواب میں کہنا پڑے گا کہ اسلام نے۔ آہ! محمدؐ کو اگر قریش ہجرت سے پہلے خدانخواستہ قتل کر ڈالتے تو مشرق ومغرب میں گمراہی پھیل جاتی۔ اگر آپؐ معبوث نہ ہوتے تو دنیا کا ظلم بڑھتے بڑھتے اس کو تباہ کر دیتا۔ اگر آپؐ نہ ہوتے تو یورپ میں اَور زیادہ تاریکی پھیل جاتی۔ اگر آپؐ نہ ہوتے تو انسان گمراہی کے اندھیرے میں بھٹکتے پھرتے۔ جب ہم محمد ﷺ کے جملہ صفات اور تمام کارناموں پر انصاف سے نظر ڈالتے ہیں تو اُن کی صداقت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے اور آپ ﷺ دنیا کے رہبروں میں سب سے برتر ثابت ہوتے ہیں''۔

☆ اطالوی پروفیسر ڈاکٹر وگلیری اپنی کتاب "Interpretation of Islam" میں لکھتی ہیں: ''فی الحقیقت اس مصلح (محمد) کا کام نہایت اعلیٰ اور شاندار تھا۔ ہاں یہی وہ مصلح تھا جس نے ایک بت پرست اور وحشی قوم کو کیچڑ سے نکال کر ایک متحد اور موحد جماعت بنا دیا اور ان میں اعلیٰ اخلاق کی روح پھونک دی''۔

☆ مسٹر لیمر ٹین لکھتے ہیں: ''ایک فلاسفر، ایک منجھے ہوئے مقرر، ایک مصلح مقنن، بہادر جنگجو، خیالات کے فاتح اور برخلاف بتوں کے طریق عبادت کے معقول نظریہ کے محافظ، ایک آسمانی بادشاہت اور بیس زمینی سلطنتوں کے شہنشاہ محمد ﷺ ہیں۔ جہاں تک اس معیار کا تعلق ہے جس نے انسانی عظمت اور اقدار کو پرکھا جاتا ہے، ہم ضرور پوچھیں گے کہ کیا اس سے عظیم تر کوئی انسان ہوسکتا ہے؟ محمد ﷺ کا کردار اور اوصاف انسانی صلاحیتوں کا شاندار امتزاج تھا۔ جس نے آپؐ کو ایسے ارفع مقام پر فائز کردیا کہ جب سے کائنات ظہور میں آئی کوئی انسان اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکا''۔

☆ جی لیونارڈ کہتے ہیں: ''اگر روئے زمین پر کبھی کسی انسان نے خدا پایا، اگر کسی انسان نے خدا کو پانے کے عظیم مقصد کے لئے زندگی وقف کی تو یہ یقینی امر ہے کہ وہ شخص محمد عربی ﷺ ہیں۔ محمدؐ نہ صرف عظیم ترین تھے بلکہ آپؐ وہ صادق ترین انسان تھے جسے انسانیت نے کبھی جنم دیا''۔

☆ ایک آریہ سماجی ایڈیٹر زیرعنوان ''وشواس (یقین) ایک زبردست طاقت ہے'' رقمطراز ہے کہ: ''عرب کا صحرا دھوپ سے تپ رہا ہے۔ اہل عرب گمنامی کی حالت میں تھے۔ اُن کو کوئی نہیں جانتا تھا کہ یکایک ایک ستارہ آسمان سے اترا جس نے عرب کے ریتلے میدانوں میں روشنی پھیلادی۔ اُس نے اہل عرب کو ایک ''وشواس'' (یقین) دیا، ایک ایمان دیا۔ عرب اس طاقت کو لے کر اٹھے۔ صحرا کی ریت بارود میں تبدیل ہوگئی جہاں ایک طرف غرناطہ میں اسلام کے جھنڈے گڑ گئے وہاں دوسری طرف دہلی کے تخت نے اس کے سامنے سر جھکا دیا۔ افریقہ کا دشوار گزار صحرا اسلامی وشواس سے پریت (متحرک) بہادروں کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے گونج اٹھا''۔

☆ انگلستان کے محقق ومفکر جارج برنارڈ شا نے 1930ء میں اخبار ''لائٹ'' لاہور کے نمائندہ کے ایک سوال کے جواب میں کہا: ''میں نے (حضرت) محمد ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ بڑے بلند پایہ انسان تھے اور میری رائے میں انہیں انسانیت کا نجات دہندہ کہنا چاہئے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ان جیسا انسان دنیائے حاضر کا ڈکٹیٹر بن جاتا تو اِس کے پیچیدہ مسائل کو ایسے طریق پر حل کر دیتا کہ کائنات اور انسانیت مطلوب امن اور راحت کی دولت سے مالا مال ہوتی''۔

تاریخ احمدیت ناروے کا ایک ورق

رسالہ ''النور'' ناروے اپریل 2008ء میں تاریخ احمدیت ناروے کے حوالہ سے تحریر ہے کہ ایک نارویجین خاتون مسز آمنہ ٹامسن حضرت نیر صاحبؓ کے زیر تبلیغ تھیں اور خط وکتابت کے ذریعہ ان سے رابطہ تھا۔ اپنے ایک خط میں وہ تحریر فرماتی ہیں:

''پیارے بھائی! ...... میں 15 مارچ کے قریب یہاں سے روانہ ہوں گی۔ میں نے اس ملک کے اخباروں میں اسلام کے متعلق ایک مضمون لکھا جس کی ایک کاپی اپنے ساتھ لاؤں گی اور اس کا ترجمہ کر کے آپ کو سناؤں گی۔ میں اُمید کرتی ہوں کہ ہم خداوند تعالیٰ سے ناروے کے لوگوں کو روشنی میں لانے کے قابل ہوسکیں گے اور ان کو اس صداقت سے پورے طور پر آگاہ کریں گے جو اسلام پیش کرتا ہے۔ میں یقین رکھتی ہوں کہ اسلام ناروے اور دوسرے یورپین ممالک میں پھیلے گا۔ میں ہندوستان جا کر ناروے کو بہت کچھ لکھوں گی اور ہم انگلستان سے بھی لکھنے کی کوشش کریں گے۔ آپ لکھاتے جائیں اور میں نارویجیئن زبان میں لکھتی جاؤں گی۔ ہاں! پیارے بھائی میں بہت اُمید رکھتی ہوں کہ ناروے میں صداقت ضرور جڑ پکڑے گی۔ خدا کی برکتیں آپ کے اچھے کام پر ہوں۔ وہاں کے تمام احمدی بھائیوں کو السلام علیکم۔ ایسا ہو کہ خدا ہماری دعائیں قبول کرے۔ میں ہوں آپ کی بہت صادقہ آمنہ ٹامسن''

یہ خط لکھتے وقت اگرچہ یہ خاتون اسلام قبول کر چکی تھیں مگر احمدی نہیں تھیں۔ اپریل 1920ء میں موصوفہ نے ناروے سے لندن آکر بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ ان کے نیک ارادوں کا اظہار حضرت نیر صاحب کے ان الفاظ سے ہوسکتا ہے۔ فرمایا: ''بہن آمنہ ٹامسن ارادہ رکھتی ہیں کہ ناروے میں جو اُن کی جائیداد ہے اور مشرقی افریقہ میں جو جائیداد ہے، ان کی آمد سے کچھ روپیہ ناروے میں اشاعت احمدیت پر صرف کریں اور احمدیہ لٹریچر نارویجین زبان میں شائع کر کے وہاں اشاعت اسلام کی جائے۔''

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 15 مارچ 2008ء میں مکرمہ بنت محمود صاحبہ صاحب کا کلام اپنے والد محترم قریشی محمود الحسن صاحب آف سرگودھا کی یاد میں شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔

وہ سطوت و جبروت کا اک کوہِ گراں تھا
اس مردِ وفا کیش کے انداز تھے کچھ اَور
رشتوں کے تقدس کا ، تحفظ کا امیں تھا
اپنوں کے لئے اس کے انداز تھے کچھ اَور
ہر بات میں پوشیدہ تھا حکمت کا خزانہ
اور ہر بات کو سمجھانے کے انداز تھے کچھ اَور
تھا دل میں خلافت کے لئے جوشِ عقیدت
اور اس سے محبت کے بھی انداز تھے کچھ اور

ماہنامہ ''تحریک جدید'' ربوہ نومبر 2008ء میں محترم چودھری محمد علی صاحب مضطرؔ کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اے حسن طلب ! اے آخرِ شب ! اے دیدۂ نم ! اے ابرِ کرم !
خاموش! کہ کچھ کہنا ہے گنہ ، ہشیار کہ چپ رہنا ہے ستم
اے حسن مہک ! اے عشق بہک ! اے شدّتِ غم کے جام ! چھلک
اے چشم تحیر ! گل کو نہ تک ، بیدار نہ ہو جائے شبنم
فرقت کی تھکن سے چور بدن ، مجبور وطن سے دُور بدن
تو چاہے تو تھم اے تیز قدم ! جو نہ چاہے تو چل تیار ہیں ہم
مے خانہ ترا آباد رہے ، یہ بزم ہمیشہ شاد رہے
دو گھونٹ پلا دے مضطر کو ، تجھے تیرے ہی جود و عطا کی قسم

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
5th February 2010 – 11 March 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 5th March 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:30 Tilawat
00:45 Yassarnal Qur'an
01:10 Insight & Science and Medicine Review
01:40 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 31st October 1996.
02:50 MTA World News & Khabarnama
03:20 Historic Facts
03:50 Tarjamatul Qur'an Class
04:55 Dars-e-Malfoozat
05:10 Jalsa Seerat-un-Nabi (saw)
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine News Review
07:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 2nd June 2007.
08:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 85.
08:30 Siraiki Service
09:15 Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to allegations made against the Jama'at, rec. on 22nd June 1994.
10:15 Indonesian Service
11:15 Seerat-un-Nabi (saw)
12:00 Tilawat, Insight & Science and Medicine News
13:00 Live Friday sermon
14:10 Dars-e-Hadith
14:20 Shotter Shondhane: rec. 26th February 2010.
15:20 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
16:00 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:10 Friday Sermon [R]
17:20 Reception in Nair Mosque [R]
18:00 MTA World News
18:30 Live Arabic Service
20:30 Insight & Science and Medicine Review
21:05 Friday Sermon [R]
22:20 Attractions of Canada
22:50 Reply to Allegations [R]

Saturday 6th March 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:30 Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
01:45 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th November 1996.
02:50 MTA World News & Khabarnama
03:20 Friday Sermon: rec. on 5th March 2010.
04:25 Rah-e-Huda: an interactive talk show answering questions about the Ahmadiyya Muslim Community.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
07:00 Jalsa Salana Scandinavia 2005: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, rec. on 18th September 2005.
07:50 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 15th March 1998.
09:00 Friday Sermon [R]
10:05 Indonesian Service
11:05 French Service
12:10 Tilawat & Yassarnal Qur'an
12:50 Live Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme
13:50 Shotter Shondhane
14:50 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 2nd June 2007.
16:00 Khabarnama
16:10 Live Rah-e-Huda: interactive talk show
17:40 Yassarnal Qur'an [R]
18:10 MTA World News
18:30 Live Arabic Service
20:30 International Jama'at News
21:05 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Khuddam) class [R]
22:10 Rah-e-Huda [R]
23:40 Friday Sermon [R]

Sunday 7th March 2010

00:50 MTA World News & Khabarnama
01:15 Seerat-un-Nabi (saw)
01:50 Tilawat
01:55 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th November 1996.
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:30 Friday Sermon: rec. on 5th March 2010.
04:30 Faith Matters
05:30 Ken Harris Oil Painting
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Lajna) class, with Huzoor recorded on 3rd June 2007.
07:30 Faith Matters [R]
08:35 Seerat-un-Nabi (saw)
09:10 Jalsa Salana Mauritius 2005: an address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 3rd December 2005 from the ladies Jalsa Gah.
09:50 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on 23rd November 2007.
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25 Yassarnal Qur'an
12:50 Friday Sermon [R]
13:55 Shotter Shondhane: rec. 28th February 2010.
15:30 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 3rd June 2007.
16:30 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:45 Faith Matters [R]
17:45 Yassarnal Qur'an [R]
18:10 MTA World News
18:30 Live Arabic Service
20:35 The Promised Messiah
21:05 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Lajna) class [R]
22:20 Friday Sermon [R]
23:25 Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 8th March 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:45 Yassarnal Qur'an
01:10 International Jama'at News
01:45 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th November 1996.
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:35 Friday Sermon: rec. on 5th March 2010.
04:55 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 30th April 1995. Part 1.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
07:05 Talaba Jamia kay Saath Ek Nashist: An educational class with Huzoor and members of Jamia Ahmadiyya UK, recorded on 9th June 2007.
08:10 Seerat-un-Nabi (saw)
09:15 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 26th April 1999.
10:20 Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Rec. on 1st January 2010.
11:20 Muzakarah: Urdu discussion on Pandit Laikhram.
12:00 Tilawat & International Jama'at News
12:50 Bangla Shomprochar
13:50 Friday Sermon: rec. on 27th February 2009.
15:00 Talaba Jamia kay Saath Ek Nashist [R]
16:00 Khabarnama
16:15 Live Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:20 Arabic Service
19:15 Liqa Ma'al Arab: rec. on 12th November 1996.
20:20 International Jama'at News
20:50 Talaba Jamia kay Saath Ek Nashist [R]
21:55 Rah-e-Huda [R]

Tuesday 9th March 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:10 Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine Review
01:10 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th November 1996.
02:10 Le Francais C'est Facile
02:40 MTA World News & Khabarnama
03:10 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 26th April 1999.
04:10 Jalsa Salana Mauritius 2005: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 4th December 2005.
06:05 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, Insight & Science and Medicine Review
07:05 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 10th June 2007.
08:15 Question and Answer Session: rec. on 29th January 1995. Part 2.
09:20 Slough Peace Conference
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on 29th May 2009.
12:10 Tilawat, Insight & Science and Medicine Review
12:55 Yassarnal Qur'an
13:15 Bangla Shomprochar
14:15 Khuddamul Ahmadiyya Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V in 2007.
14:50 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class [R]
16:00 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:10 Question and Answer Session [R]
17:15 Yassarnal Qur'an [R]
17:35 Historic Facts
18:05 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 19th February 2010.
20:35 Insight & Science and Medicine Review
21:10 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class [R]
22:20 Khuddamul Ahmadiyya Ijtema [R]
22:55 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.

Wednesday 10th March 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:25 Tilawat
00:40 Yassarnal Qur'an
01:00 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 13th November 1996.
02:00 Learning Arabic
02:45 MTA World News & Khabarnama
03:30 Question and Answer Session: rec. on 29th January 1995. Part 2.
04:50 Slough Peace Conference
05:25 Khuddamul Ahmadiyya Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V in 2007.
06:05 Tilawat & Seerat-un-Nabi
06:35 Ken Harris' Oil Painting
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor recorded on 10th November 2007.
08:05 Khuddam Tarbiyyati Class
08:45 Question and Answer Session: rec. on 21st May 1995. Part 1.
09:55 Indonesian Service
10:55 Swahili Service
12:10 Tilawat
12:20 Yassarnal Qur'an
12:40 From the Archives: Friday sermon delivered on 20th June 1986 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), on the blessings of Martyrdom.
13:30 Bangla Shomprochar
14:30 Jalsa Salana Germany 2004: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 22nd August 2004.
15:45 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class [R]
16:40 Khabarnama
16:55 Yassarnal Qur'an [R]
17:15 Question and Answer Session [R]
18:15 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:35 Liqa Ma'al Arab: rec. on 14th November 1996.
20:35 Khuddam Tarbiyyati Class
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class [R]
22:00 Jalsa Salana Germany 2004 [R]
23:15 From the Archives [R]

Thursday 11th March 2010

00:05 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:50 Yassarnal Qur'an
01:25 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 14th November 1996.
02:25 Khuddam Tarbiyyati Class
03:05 MTA World News & Khabarnama
03:30 From the Archives
04:20 Ken Harris Oil Painting
04:45 Jalsa Salana Germany 2004: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 22nd August 2004.
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:35 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 11th November 2007.
08:05 Faith Matters
09:10 English Mulaqat: mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), rec. on 3rd March 1996.
10:15 Indonesian Service
11:15 Pushto Muzakrah
12:00 Tilawat
12:15 Yassarnal Qur'an
12:30 Dars-e-Malfoozat
13:00 Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, recorded on 5th March 2010.
14:05 Seerat-un-Nabi (saw)
14:40 Tarjamatul Qur'an Class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, rec. on 24th February 1999.
15:55 Khabarnama
16:25 Yassarnal Qur'an [R]
16:45 English Mulaqat [R]
17:50 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:30 Faith Matters [R]
21:35 Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 17 Friday 26 February , 2010 Issue No. 09

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ دسمبر 2009ء کی مختصر جھلکیاں

مقامی طور پر کسی بھی عہدیدار کا چاہے وہ مقامی امیر ہے یا لوکل امیر ہے یا نیشنل لیول پر کوئی عہدیدار یا امیر ہے اس کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ مشورہ نہ کرے۔ مشورہ کرنا ضروری ہے۔

جو ملکوں کی مجالس شوریٰ ہیں جو بھی وہ مشورہ دیتی ہیں وہ وہاں فائنل نہیں ہوجاتا۔ وہ تو خلیفۂ وقت کو مشورہ دے رہی ہوتی ہیں جو خلیفۂ وقت تک پہنچتا ہے اور وہاں سے آخری فیصلہ ہو کر آتا ہے۔ اور خلیفۂ وقت کو اس فیصلے کا اختیار ہے کہ چاہے وہ بدل دے یا من وعن اسی طرح قبول کرلے۔

مربیان تبلیغی و تربیتی لحاظ سے نمائندہ ہیں۔ جہاں جماعتی روایات، جماعت کا وقار متأثر ہو رہا ہو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے پرے ہٹ رہے ہوں وہاں آپ کو دیوار بن کر کھڑے ہونا چاہئے۔ مربیان کا یہ کام نہیں کہ جو بھی امیر نے کہہ دیا مان لیں۔ جو غلط ہے وہ غلط ہے۔

(جماعت جرمنی کی ایک روزہ مجلس شوریٰ میں مختلف امور پر غور وخوض اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت اہم اصولی ہدایات)

انفرادی و فیملی ملاقاتیں، نماز جنازہ حاضر، جرمنی سے ہالینڈ کے لئے روانگی، نن سپیٹ میں ورود مسعود و استقبال۔ لائبریری کا معائنہ، قادیان اور لندن سے شائع ہونے والی کتب لائبریری کے لئے منگوانے کی ہدایت۔ تقریب بیعت۔ مراکش اور سوڈان کے دو دوستوں کی دستی بیعت۔ ہالینڈ سے روانگی اور مسجد فضل لندن میں ورود مسعود۔

(جرمنی اور ہالینڈ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

(بقیہ: 20 ردسمبر 2009ء بروز اتوار:)

جماعت احمدیہ جرمنی سابقہ جلسہ گاہ "Mai Market" منہائیم کی بجائے اس سے زیادہ بڑی اور وسیع جگہ کے حصول کے لئے Karisruhe شہر میں ایک جگہ دیکھ رہی ہے۔ اس جگہ کا نام جو بڑے وسیع و عریض ہالوں پر مشتمل ہے "Karisruhe Messe Kongrence" ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے لئے اس نئی جگہ کے انتخاب کا معاملہ بھی مجلس شوریٰ میں رکھا اور بڑی تفصیل کے ساتھ اس کا جائزہ لیا۔

امسال 2009ء میں منہائیم کے جلسہ میں جو اخراجات ہوئے تھے ان کا شعبہ وائز جائزہ لیا گیا اور پھر امسال اگر جلسہ منہائیم میں ہی ہو تو شعبہ وائز کیا اخراجات ہوں گے اور اگر نئی جگہ Karisruhe میں ہو تو وہاں شعبہ وائز کیا اخراجات ہوں گے۔ ان دونوں جگہوں کے اخراجات کا موازنہ کے ساتھ جائزہ لیا گیا اور پھر ممبران شوریٰ سے رائے طلب فرمائی۔ گیارہ ممبران شوریٰ نے باری باری اپنے رائے کا اظہار کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو نئی جگہ کے حق میں ہیں وہ اپنا ہاتھ کھڑا کریں اور جو سابقہ جگہ منہائیم کے حق میں ہیں کہ 2010ء کا جلسہ وہاں ہو وہ اپنا ہاتھ کھڑا کریں۔ منہائیم کے حق میں ووٹوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مجلس شوریٰ کی اس رائے کو منظور فرمایا اور فیصلہ فرمایا کہ سال 2010ء کا جلسہ سالانہ جرمنی سابقہ جگہ منہائیم میں ہی ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ نئی جگہ کے انتخاب میں ابھی بہت سے امور دیکھنے والے ہیں۔ جو کام بھی کرنا ہے سوچ سمجھ کر احتیاط سے کریں اور ساری جزئیات طے ہونے کے بعد پھر فیصلہ ہوگا۔ اپنے ساتھ کسی وکیل کو بھی شامل کریں جو قانونی لحاظ سے بھی ہر پہلو کو مدنظر رکھے۔

✿...... جماعت جرمنی نے ایک رسالہ 'Lichtblich' کے نام سے شائع کیا ہے۔ اس رسالہ کے ٹائیٹل پیج، اس کے مضامین، مواد اور طرز تحریر اور تصاویر کے تعلق میں بہت سے امور محل نظر تھے اور جماعتی روایات سے ہٹ کر تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس رسالہ کے تعلق میں شوریٰ کے ممبران کو اپنی رائے کا اظہار کرنے کی دعوت دی۔ بارہ ممبران نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ جرمنی کے ایک مبلغ سلسلہ نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ مَیں نے اس رسالہ کو Script کے طور پر دیکھا تھا۔ مجھے احساس تھا کہ یہ جماعت کا انداز نہیں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ رسالہ جب آپ کے پاس شائع ہونے سے قبل آیا تھا تو آپ کو دیکھنا چاہئے تھا کہ یہ جماعتی روایات کے مطابق ہے یا نہیں۔ دین کا علم آپ کو ہے، ان کو نہیں۔ مربیان تبلیغی و تربیتی لحاظ سے نمائندہ ہیں۔ اگر اس نظر سے آپ نے نہیں دیکھا تو آپ قصوروار ہیں۔ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ جماعتی روایات کے اندر رہتے ہوئے ضرور بات مانیں۔ لیکن جہاں جماعتی روایات، جماعت کا وقار متأثر ہو رہا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے پرے ہٹ رہے ہوں وہاں آپ کو دیوار بن کر کھڑے ہونا چاہئے۔ مربیان کا یہ کام نہیں کہ جو بھی امیر نے کہہ دیا مان لیں۔ جو غلط ہے وہ غلط ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ اس رسالہ کا دوسرا شمارہ اس وقت تک شائع نہیں ہوگا جب تک کہ پوری طرح تسلّی اور اطمینان نہ ہو اور جماعتی روایات کے مطابق نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا اس موجودہ رسالہ میں جو بعض اچھے مضامین ہیں ان کو نکال کر دوسرے جماعتی رسالوں میں شائع کریں۔ اچھے آرٹیکل نکال کر دوستوں کو دیں اور اخباروں میں بھی دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس رسالہ کے مضامین اور اس میں شائع ہونے والی تصاویر اور بعض خاکوں پر تبصرہ فرمایا اور ان کے نقائص ممبران شوریٰ کے سامنے رکھے کہ کہاں کہاں، کس طرح جماعتی روایات اور اسلامی تعلیمات سے ہٹے ہیں۔ اور اس پر تبصرہ کرنے والوں نے اس کو کس کس انداز سے دیکھا ہے۔

✿...... حضور انور نے ایک رسالہ کے مضمون میں قرآنی آیات کی تفسیر کے متعلق فرمایا:

''قرآنی آیات کو جب استعمال کیا گیا ہے، تشریح کرتے وقت اپنی ہی تشریح کو مضمون کا حصہ بنایا گیا ہے۔ آپ تو مفسر بن نہیں سکتے سارے۔ اس کے بارہ میں، مَیں جلسہ کی تقریر میں بھی بتا چکا ہوں اور کسی جگہ جہاں ایک آیت کی تشریح کی گئی یہ نہیں ذکر کیا گیا کہ آیا اس حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا خلفاء میں سے بھی کسی نے اس کو اس طرح بیان کیا ہے یا نہیں۔ 5-6 صفحے کے مضمون میں صرف اپنی طرف سے ہی مسائل کو بیان کیا گیا ہے، ان کا حل بھی اپنے علم کے مطابق اپنے ہی الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ جب آپ حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ سے ہٹیں گے۔ قرآن کی تشریح میں حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر پیش نہیں کریں گے یا خلفاء کی تفسیر پیش نہیں کریں گے اور اپنے نقطہ نظر کو زیادہ پروجیکشن دیں گے تو آپ سمجھ لیں کہ اس دن سے آپ لوگ تباہی کی طرف جانا شروع کر دیں گے۔ یہ دیکھیں کہ اصل تعلیم کیا ہے؟ قرآن کیا کہتا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اقوال کیا ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہمارے سامنے پیش کیا ہے اور آگے خلفاء کیا پیش کر رہے ہیں''۔

حضور انور نے فرمایا:

''اس لئے بہت بڑی وجہ ہے کہ مَیں جمعہ پر کافی اقتباس پڑھتا ہوں تا کہ پتہ لگے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں